بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلّی علٰی رسولہ الکریم

دنیا کا آیندہ مذہب احمدیّت ہوگا

احمدیّت ہی صحیح اسلام ہے۔

دنیا کے لوگو! زمین کے باشندو!! واقعات عالم پر نظر کرنے والو!!! کرۂ ارض پر جلد جلد تغیرات پکڑنے والے واقعات کا مطالعہ کرو۔ اور اس مطالعہ کے ساتھ اُس عظیم الشان انسان کی پیشگوئیوں کو نظر تعمق سے دیکھو جو خدا کی طرف سے دور آخر میں اسلام کو اپنے اصل رنگ میں پیش کرنے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک چہرہ کو پوری خوبصورتی کے ساتھ دکھانے کیلئے مبعوث ہوا۔ اور جس نے نہ صرف زمینی دلائل سے اسلام کی سچائی کا ثبوت دیا اور کہا ؎

آزمایش کے لیئے کوئی نہ آیا ہر چند　　ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے

بلکہ آسمانی نشانات اور آیات سے بھی دکھا دیا کہ آسمان کے نیچے انسان و خدا کا رشتہ قائم کرنے والا مذہب صرف اسلام ہے۔ مگر یہ اسلام وہ اسلام ہے جو مَیں پیش کر رہا ہوں۔ اور جس کا نام میرے آسمانی نام کے مطابق اب احمدیت ہے ✣

احمد مسیح موعودؑ کی ایک پیشگوئی۔

اسلام کے غلبہ اور دنیا کا آیندہ مذہب ہونیکے لیئے خدا نے اس برگزیدہ انسان کو آج سے ۱۵ برس پہلے خبر دی اور آپ تحفہ گولڑویہ میں جو ۱۹۰۲ء میں شائع ہوئی تھی فرماتے ہیں:۔

”اور خدا نے مجھے وعدہ دیا ہے کہ تیری ہی برکات کا دوبارہ نور ظاہر کرنے کے لیئے

تجھ سے ہی اور تیری ہی نسل میں سے ایک شخص کھڑا کیا جائیگا جسمیں مَیں روح القدس کی برکات پھونکونگا۔ وہ پاک باطن اور خدا سے نہایت پاک تعلق رکھنے والا ہوگا اور مظہر الحق والعلاء ہوگا گویا خدا آسمان سے نازل ہؤا ..... دیکھو وہ زمانہ چلا آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ خدا اس سلسلہ کی دنیا میں بڑی قبولیت پھیلائے گا اور یہ سلسلہ مشرق اور مغرب اور شمال اور جنوب میں پھیلے گا اور دنیا میں اسلام سے مراد یہی سلسلہ ہوگا۔ یہ باتیں انسان کی باتیں نہیں۔ یہ اُس خدا کی وحی ہے جسکے آگے کوئی بات اَنہونی نہیں ﴿ (تحفہ گولڑویہ طبع دوم صفحہ ۹۰ و ۹۱)

اس پیشگوئی کی تشریح

اس پیشگوئی میں حضرت مسیح موعودؑ نے صاف الفاظ میں فرمادیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسلام کو دنیا میں غالب کریگا مگر اسلام سے مراد وہ اسلام ہے جسکی اشاعت حضرت سلطان القلم کے ذریعہ قلم سے اور براہین سے ہوگی اور یہ اسلیئے کہ تا دنیا کو یقین ہوجائے کہ اسلام کی اشاعت میں تلوار کا دخل نہیں۔ اور پھر حضرتؑ نے یہ بھی فرمادیا کہ یہ اشاعت اور غلبہ قریب ہے اور مقدر ہے اس کا ظہور آپکی نسل کے کسی شخص کے ذریعہ سے ہو اور اس طرح دجال مرزا ابنائے فارس والی پیشگوئی پوری ہوجائے۔ پس ہم یقین رکھتے ہیں کہ وعدہ کا وقت قریب ہے اور انشاءاللہ پسر موعود حضرت خلیفہ ثانی کے زمانہ میں ہی خداوند تعالیٰ اپنا دست قدرت دکھائیگا۔ انشاءاللہ تعالیٰ ﴿

پھر ہم دیکھتے ہیں کہ خدا کے مسیحؑ نے ایک نشان کی پیشگوئی فرمائی وہ نشان جنگ کی صورت میں ظاہر ہؤا اور مسیح موعودؑ کی پیشگوئی پوری تفصیل کے ساتھ پوری ہوئی۔ اب یہ نشان ہے کہ جسکی نسبت حضرت فرماتے ہیں ؎

ہاں کر جلدی سے انکار اے سفیہ ناشناس   اسپہ ہے میری سچائی کا سبھی دار و مدار

پس ہم امید رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس زمانہ میں دلائل و براہین کے ساتھ اسلام کو غلبہ دے گا اور اس کے آثار شروع ہیں۔

دنیا کا قائم مقام

اس زمانہ میں کیا بلحاظ طاقت کیا بلحاظ مال و جاہ کیا بلحاظ سلطنت و

حکومت ہو یا پیغام علوم و صنعت یورپ ساری دنیا کا قبلہ اور کل عالم کا قائم مقام ہو رہا ہے اس لیے یہ ممکن ہے کہ جو تبدیلی یورپ کے عقائد میں ہوگی وہ دنیا کے عقائد کی تبدیلی متصور ہوگی اور یہی وجہ ہے کہ ہم نے مضمون ہذا کا عنوان "دنیا کا آئندہ مذہب" رکھا ہے

ایک یورپین عالم کی رائے

ہمارے سامنے اس وقت مسٹر [illegible] کی کتاب موسوم بہ "مسیحیت و اسلام" [illegible] ہے اس کتاب کے صفحہ [illegible] کے ایک فٹ نوٹ کا ترجمہ حسب ذیل ہے۔

"اس وقت یورپ میں غیر تعلیم یافتہ لوگ بھی بعض اوقات اسلام کی تعریف کرتے ہیں۔ یہ اس بات کا [illegible] ہے [illegible] ایک [illegible] کے [illegible] سے کہ [illegible] یہ ظاہر ہوتا ہے اور کہتے ہیں۔ **یورپ کا آئندہ مذہب ایک قسم کی اصلاح شدہ محمدیت ہوگی**۔"

اسے تمام لوگ جو آنکھیں اور دل رکھتے ہیں اور جن کو خدا نے دماغ بھی دیا ہے دیکھ کر اور غور کر کے [illegible] کہ حضرت محمد کے [illegible] کئی سال پہلے [illegible] کے [illegible] دنیا کے [illegible] ہیں۔ فتدبروا یا اولی الابصار۔

جنگ کا اثر

جو [illegible] ہیں ہم نے دیکھا ہے کہ علمائے یورپ بھی اب [illegible] گئے ہیں کہ آئندہ یورپ کا مذہب "اصلاح شدہ محمدیت" یعنی محمدیت ہوگی۔ اب ہم دکھانا چاہتے ہیں کہ خدا [illegible] کے قول کے مطابق [illegible] عمل [illegible] ہے۔

یورپ کی موجودہ جنگ [illegible] نے دنیا کے امن کو [illegible] دو [illegible] اثر قلوب پر [illegible] ایک [illegible] ہے جنگ کے [illegible] انگلستان کے [illegible] ایک گیت بنایا ہے جس سے چند فقرات [illegible] ہیں [illegible] گیا ہے کہ

"اے جنگ تو ہمیں کیا سبق دینے والی ہے اے جنگ تو ہمیں ہمارے نجات دہندہ سے ملانے والی ہے۔ جنگ کے [illegible] بے شمار [illegible] ہوتے جاتے ہیں [illegible] ہماری [illegible] کا آفتاب [illegible] ہوتا جاتا ہے کیونکہ [illegible]

آ چکا ہے۔ میں زندگی میں دوبارہ پیدا ہوا ہوں۔ اے جنگ مبارک ہو تو کیونکہ تو خداوند
قدوس کی لازوال محبت اور جلال کا حضرت خداوند کے عیش کی صورت ہمارے دلوں
میں کھینچ دیگی۔"

اور پھر آگے چلکر اسی گیت میں لکھا ہے۔

"اس جنگ نے غیر عیسائی قوموں کو جو عیش و عشرت میں بے حسی ہو رہی تھیں ایسا تازیانہ
لگایا ہے کہ وہ بھی بیدار ہو گئیں۔ اور اب انہیں بھی پتہ لگ گیا کہ زندگی ایک گراں بہا
کی چیز ہے۔ جنکو دنیا اپنا ملک سمجھ بیٹھی تھی نظر آنے لگا۔"

مود بالا گیت میں گو کہا گیا ہے کہ غیر عیسائی اقوام نے عیش و عشرت کو چھوڑ دیا ہے مگر
حقیقت الامر یہ ہے کہ گیت کا مصنف گھر کی خبر نہیں رکھتا ہے یہ حال غیر عیسائی اقوام کا نہیں
ہے۔

عملی تبدیلی

ہمارے قول کہ گیت میں درج شدہ حضرت عیسائیوں کا ہے غیر عیسائیوں
کا نہیں۔ اور یہ کہ عیسائی ممالک اب عیش و عشرت کی زندگی کو خیرباد کہکر
رہے محض ایک بات نہیں بلکہ قوت عمل کے نمونے ہیں۔ چنانچہ جن اقوام میں شراب پینا جرم
نہ تھا جنکے ہاں مقدس مذہبی رسوم عشائے ربانی کا جزو شراب ہے
وہ اب شراب نوشی کو ترک کرتے جاتے ہیں۔

شراب کا استعمال ترک کیا جا رہا ہے

اس سلسلہ میں سب سے پہلا قدم زار روس کے تو جو حکمران ہو
اس نے اٹھایا۔ اور اپنی تمام سلطنت میں حکم دیدیا کہ مسکرات خصوصاً
ووڈکا (روسی شراب) کی فروخت زبردستی روک دی جاتی ہے۔ روسی حکومت نے اس قانون
کے نفاذ سے ایک بڑی قربانی کا اظہار کیا ہے کیونکہ ووڈکا روسی قوم کی مرغوب ترین چیز اور
روسی خزانہ کی آمدنی کا ایک بہت بڑا ذریعہ تھی۔ اسکے بعد گو فرانس نے بقول پالو مینڈر زار روس کی تقلید
بالصوبہ فرانس نے کچھ نہیں۔ و اسکا رہے وہ تو نہیں کیا جو زار نے کیا ہے تاہم اس نے حکم جاری
کیا ہے کہ آئندہ فرانس میں ایبسنتھ اور اسی قسم کی منشی اشیاء کا استعمال قانوناً منع
ہے۔ شراب کی دوکانیں بند کر دی گئی ہیں۔ روس اور فرانس کی اس اصلاحی کوشش کے بعد

ہم منتظر تھے کہ برطانیہ کی آہستہ مگر پختگی اور مضبوطی سے بڑھنے والی قوم و حکومت اس طرف متوجہ ہو اور لنڈن سے بھی وہی یا اس سے بڑھکر آواز اُٹھے جو قبل ازیں پٹرو گراڈ اور پیرس سے اُٹھ چکی ہے۔ ہماری یہ خواہش آخر پوری ہوئی۔ جو کچھ ہم چاہتے تھے وہی ہُوا۔ بیرن ریوٹر نے فرمایا۔

(لنڈن ۳۰۔ مارچ ۱۹۱۶ء) مسٹر لائیڈ جارج نے جہاز ساز کارخانہ داران کی مجلس کے ایک وفد کو باریابی کا شرف بخشا جنہوں نے بیان کیا کہ اگرچہ ان میں ایک بھی ایسا شخص نہیں جسے شراب سے پرہیز ہو۔ مگر وہ درخواست کرتے ہیں کہ جن علاقوں میں ایسا سامان تیار ہوتا ہو جو جنگ کیلئے کارآمد ہے۔ وہاں پبلک ہاؤس اور کلب کلہم بند کردیئے جائیں۔ انہوں نے یہ کہا کہ بکثرت مے نوشی اس کام میں سخت ہارج ہوگی ؛

مسٹر لائیڈ جارج نے جواب میں کہا کہ آج صبح انہیں ملک معظم کی حضوری کا شرف حاصل ہُوا تھا ہز میجسٹی کو اس معاملہ کا بڑا ہی خیال ہے۔ مسٹر لائیڈ جارج نے کہا کہ مجھے یقین ہے کہ ملک نے اب سمجھنا شروع کردیا ہے کہ مے نوشی کی سہولتوں سے کیا کچھ خرابی پیدا ہو سکتی ہے۔ اور کوئی معمولی طریق اختیار کرنے سے بہت ہی خفیف فائدہ ہوگا۔ موجودہ جنگ میں کامیابی اسی صورت میں ہوگی۔ جب سامان حرب کثرت سے موجود ہوگا۔ ارل کچنر اور سر جان فرینچ کا بھی یہی اعتقاد ہے چانسلر صاحب نے فرمایا کہ وزارت کو آخری فیصلہ کرنے میں وفد کی نمائندگی سے بہت مدد ملیگی ؛

(لنڈن یکم اپریل ۱۹۱۵ء) مسٹر لائیڈ جارج کو ملک معظم نے ایک خط روانہ کیا ہے۔ جسمیں تحریر ہے کہ گولی بارود بنانیوالے کارخانوں کی اندیشناک حالت کو روبہ اصلاح کرنے کیلئے سخت تدابیر کی ضرورت ہے۔ اور بلاشبہ زیادہ تر شراب کی وجہ ہی سے میدان جنگ میں ہمارے بہادر سپاہیوں کو مزید کمک اور سامان حرب بھیجنے میں تاخیر ہوتی رہی ہے۔ اگر استعمال شراب جاری رہا تو اس سے موجودہ جنگ کے خطرات اور بوجھ اور بھی زیادہ بڑھ جائیں گے۔ اگر ضروری خیال کیا جائے۔ تو ملک معظم بھی بذات خود ترک شراب سے ایک عمدہ مثال قائم کرنے کو آمادہ ہیں۔ نیز اس امر کیلئے تیار ہیں کہ شاہی خاندان میں بھی اسکے استعمال کی ممانعت کردیں تاکہ امیر اور غریب میں کوئی امتیاز نہ رہے ؛

خیال کیا جاتا ہے کہ اس بارے میں سلطنت کے معزز اور ذی وجاہت کثیر التعداد افسر جن میں وزرائے سلطنت اور جج بھی شامل ہیں۔ بہت جلد ملک معظم کی مثال کی تقلید شروع کردیں گے ؛

(بعد کی خبر) - ارل کچنر نے اپنے ہاں خاتمہ جنگ تک استعمال شراب کی ممانعت کردی ہے ملک معظم کی مثال پر تحسین و آفرین ہو رہی ہے۔ اس سے کاریگر بہت متاثر ہوئے ہیں بعض حلقوں میں خیال کیا جاتا ہے کہ اس سے تمام مسئلہ شراب حل ہوگیا ہے۔ اور شراب سے پرہیز کرنیکی خواہش خود بخود عام طور پر پھیل گئی ہے ؛

۲- اپریل ۱۹۱۵ء - اخبارات میں بعض مراسلات معزز اور سربرآوردہ اشخاص مثلاً لارڈ براسے - لارڈ کاوڈرے - اور لارڈ سڈنہم کی طرف سے شائع ہوئے ہیں جنمیں انہوں نے ملک معظم کی تقلید میں شراب استعمال نہ کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ سر چارلس مکارا کہتے ہیں کہ وہ اس امر پر رضامند ہیں کہ شراب کا ذخیرہ رکھنے والے تہ خانے بھی مقفل کر دیئے جائیں ؛

لنڈن ۲- اپریل - مونٹریال (کنیڈا) کا تار مظہر ہے کہ ملک معظم نے مسئلہ مے نوشی کے متعلق جو طرز عمل اختیار فرمایا ہے - اسے کنیڈا میں پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا گیا ہے۔ اور کاروباری دنیا کے سربرآوردہ اشخاص کی رائیں بدیں مطلب شائع کی گئی ہیں کہ اثنائے جنگ میں مے نوشی کی کلی ممانعت کیجائے۔ نیوبرنزوک اور نووا سکوشیا کی گورنمنٹیں انسداد مے نوشی کے مسئلہ پر غور کر رہی ہیں ساسکیچوان نے شراب خانوں کی بندش کردی ہے۔ اور مینی ٹوبہ اور اونٹریو میں بھی عنقریب انسدادی تدابیر عمل میں لائی جانے والی ہیں ؛

ایک اور موقعہ پر مسٹر لائڈ جارج وزیر داخلہ برطانیہ نے فرمایا۔ "ایسے وقت جبکہ ہم جرمنی و آسٹریا سے مصروف پیکار ہیں۔ ہمارے لیئے مے نوشی نہایت ہی خوفناک دشمن ثابت ہوگی" ؛

مذکورہ بالا خبروں کے مطالعہ کے بعد کون ہے ؟ جو اس امر کا قائل نہ ہو کہ :-

اسلام کے عملی اصول آج یورپ کو مغلوب کر رہے ہیں اور جن اقوام کو قضاؤ قدر نے یورپ کے سامنے سرنگوں ہونے پر مجبور کیا تھا۔ آج یورپ خود انکے مذہب کے سامنے جھک رہا ہے۔ اور آیت مجید انما الخمر و المیسر رجس من عمل الشیطٰن کے حکم آسمانی کو

اسی طرح ماننے کی تیاری کر رہا ہے۔ جس طرح پیغمبر عرب صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے والوں نے آغاز اسلام کے وقت کیا۔

عیسائیت کا چھوڑنا اور کثرت ازدواج کا جواز

شراب کے متعلق یورپ کی ایک عملی تبدیلی دکھانے کے بعد اب ہم ذیل میں شادی و کثرت ازدواج کے متعلق یورپ کے خیالات میں جو تغیر عظیم ہُوا ہے اس کا ذکر کرتے ہیں:-

خدا کی شان ہے کہ جس مذہب کے بانی نے صاف اور صراحتاً لکھدیا تھا:-

"مرد کے لئے اچھا ہے کہ عورت کو نہ چھوئے" (کرنتھیوں ۷-۱) اور کہ:-

"مَیں تو یہ چاہتا ہوں کہ جیسا مَیں ہوں ویسے ہی سب آدمی ہوں (یعنی مجرّد) (کرنتھیوں ۷-۷) پس مَیں بے بیاہیوں اور بیوہ عورتوں کے حق میں یہ کہتا ہوں کہ انکے لیئے ایسا ہی رہنا اچھا ہے جیسا کہ مَیں ہوں (یعنی مجرّد) کرنتھیوں ۷-۸

اب اس مذہب کے پیرو بقول مشہور امریکن جرنل انڈیپنڈنٹ اُس بات پر زور دے رہے ہیں اور اسے مستحسن سمجھ رہے ہیں جو شارع اسلام محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی اور وضاحتاً ارشاد ہُوا کہ "النکاح من سنتی فمن رغب عن سنتی فلیس منی" یعنی حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں بیاہ کرنا میری سُنّت ہے پس جو کوئی سُنّت سے پھرا وہ مجھ سے نہیں"

اس عبارت کو بالفاظ دیگر یوں ادا کیا جاسکتا ہے کہ مسیحی ممالک پولوس کی تعلیم کو ترک کر کے رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام پر کاربند ہو رہے ہیں اور شادی سے متنفر کرنیوالے اب شادی کو ایک ضروری امر سمجھتے اور بڑی نیکی خیال کرنے لگے ہیں۔ چنانچہ انڈیپنڈنٹ رقمطراز ہے:-

"ایسا ہنگامہ جیسا اسوقت طاری ہے۔ عورتوں اور مردوں کو فطرت انسانی کے ابتدائی حقائق یاد دلاتا ہے وہ مصنوعیت کی نقاب کو پھاڑ دیتا ہے اور حیات و ممات کے اسرار ظاہر کر دیتا ہے چنانچہ سارے ملکوں سے ہم ایک مذہبی بیداری پیدا ہونے اور قدیم معیار ہائے اخلاق کی طرف لوگوں کے لوٹنے کی خبریں سن رہے ہیں، شادی پھر ان حلقوں میں رواج پذیر ہو رہی ہے جنہیں وہ

چند ماہ قبل ایک فرسودہ و فضول رسم سمجھی جاتی تھی دائنا وپیرس میں ایسے جوڑوں نے جو ایسی حالت میں زندگی بسر کرتے تھے جسکو "آزادی" "اتحاد" کہتے تھے اپنے تعلقات کو قانون کے مطابق بنالیا ہے اور کلیسیا کی فیس اور سرکار کی قیود جو ایک حد تک ایسی بیقاعدہ اتحادوں کا باعث تھیں معاف یا دور کردیگئی ہیں۔ فرانس۔ جرمنی اور آسٹریا میں ایسے رنگروٹوں کو جنکی منگیتریں موجود ہیں۔ اس غرض سے چھٹی دیگئی ہے کہ وہ انکو اپنی بیویاں بنالیں۔ پرشیا میں شاہزادہ البرٹ نے اگست میں شادی کرکے مثال قائم کی ہے انگلستان میں آرچ بشپ والنٹیروں کو میدان جنگ میں جانے سے قبل شادیاں کرلینے کی تاکید کررہے ہیں بہت سے نوجوانوں کو جو نادانی یا خودغرضی سے شائد ہمیشہ مجرّد ہی رہتے یکایک یہ سوال پیش آگیا ہے کہ آیا وہ اپنے خاندان کے آخری شخص ہونا چاہتے ہیں اور انہوں نے اپنے بزرگوں کی مثال پر چلنے کا فیصلہ کیا ہے بہت سی جوان عورتیں جو پہلے بیوی یا ماں بننے سے لاپروا یا متنفّر تھیں۔ اپنے ملک کی نسبت اپنے فرض کا خیال کرکے شادی پر رضامند ہوگئی ہیں اسطرح اجتماع افواج کا ہفتہ شادیوں کا ہفتہ بنگیا ہے اور خاکی وردی کو فیشن ایبل لباس پر ترجیح دیجاتی ہے پس ہمیں اس کا اندیشہ نہ ہونا چاہیئے کہ ١٩١٦ء کے مرد محض کمزور یا لڑائی سے جی چرانے والے اشخاص کی اولاد ہونگے ایّام جنگ کی دلہنوں نے بقول انڈیپنڈنٹ ایک ایسا فرض اپنے ذمّہ لیا ہے جو اس سے کم ضروری و دلیرانہ نہیں ہے جس نے انکے خاندانوں کو میدان جنگ میں بلایا ہے۔"

اسکے علاوہ تازہ ترین آسٹریلین اخبارات لکھتے ہیں کہ:۔ "مقتولین کی فہرست شائع ہونیکے ساتھ ہی جرمن شادی کرانیوالی ایجنیاں عورتوں کی لمبی لمبی فہرستیں شائع کرکے شادی کے خواہاں لوگوں کو شادی کی ترغیب دلاتی رہتی ہیں۔" یہ ہے دین فطرت کی تسخیر قلوب یہ ہے صداقت اسلام کی فتح اور یہ ہیں عالمگیر مذہب کے اصول جو انسان کو مجبور کرتے ہیں کہ ضرورت کے وقت انکی پناہ لے احتیاج کے وقت انہیں اختیار کرے۔ مبارک ہے وہ جو حقیقی مسلم ہے اور زندہ اسلام پر یقین کرکے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بروز احمدؑ قادیانی پر ایمان لاتا ہے اور جس غلبۂ روحانیت کی اس نے پیشگوئی کی تھی اسکے آثار دیکھکر شکر خدا بجالاتا ہے۔

مسئلہ جہاد پر گفتگو

نمبر (۲)

اِسلام تلوار سے نہیں پھیلا

صلح اور معاہدہ کے حکم سے بھی صاف ثابت ہوتا ہے کہ اسلام کو زبردستی منوانا مراد نہیں کیونکہ اس کا ماحصل یہ ہے کہ کافروں کے مذہب میں کچھ دست اندازی نہ کی جائے وہ اپنے مذہب پر قائم رہیں صرف مسلمانوں کو ایذا نہ دیں۔ اُن سے لڑیں نہیں اور اُن کے دشمنوں کی مدد نہ کریں اور اُن معاہدات پر قائم رہنے کی نہایت تاکید کی۔ اور معاہدہ کرنیوالوں سے جو اپنے معاہدہ پر قائم رہیں لڑنے کی ممانعت فرمائی۔ پس معاہدہ کی اجازت بھی صاف دلیل اس بات کی ہو کہ مذہب کی آزادی میں خلل ڈالنا مقصود نہ تھا۔ اور نہ لڑائی سے کسی کو زبردستی ہتھیاروں کے زور سے مسلمان کرنا مقصود تھا۔ بلکہ صرف امن کا قائم رکھنا مقصود اصلی تھا۔ لوگو! اگر زبردستی ہی مسلمان کرنا ضرور ہی تھا تو پھر معاہدہ کرکے اُن کو اپنے مذہب ہی پر چھوڑ دینا چہ معنی دارد؟

خدا تعالیٰ سورۃ نحل میں فرماتا ہے اوفوا بعھد اللہ اذا عاھدتم ولا تنقضوا الایمان بعد توکیدھا وقد جعلتم اللہ علیکم کفیلا ان اللہ یعلم ما تفعلون۔ پورا کرو عہد اللہ کا (یعنی جو خدا کو درمیان دیکر عہد کیا ہے) جبکہ تم نے عہد کیا ہو اور نہ توڑو اپنی قسموں کو انکے مضبوط کرنے کے بعد اور بیشک تم نے اللہ کو کیا ہی ضامن اپنا بیشک اللہ جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔

خود سورۃ توبہ میں جس میں نہایت خفگی سے لڑائی کا حکم ہے خدا نے فرمایا ہے الا الذین عاھدتم من المشرکین ثم لم ینقصوکم شیئا ولم یظاھروا

علیکم احدًا۔ فاتموا الیہم عہدہم الی مدتہم ان اللہ یحب المتقین۔
جن مشرکوں سے تم نے عہد کیا ہے اور پھر انہوں نے اُس کے بعد پورا کرنے میں کچھ کمی نہیں کی اور نہ تمہارے برخلاف کسی کی مدد کی تو تم پورا کرو اُن کے ساتھ میعاد تک بے شک اللہ دوست رکھتا ہے پرہیزگاروں کو۔

پھر اسی سورہ میں فرماتا ہے الا الذین عاہدتم عند المسجد الحرام فما استقاموا لکم فاستقیموا لہم ان اللہ یحب المتقین۔ جن مشرکوں سے مسجد حرام کے پاس تم نے عہد کیا تھا پھر جب تک کہ وہ تمہارے لیے عہد پر قائم رہیں تو تم بھی اُن کے لیئے عہد پر قائم رہو بے شک اللہ دوست رکھتا ہے پرہیزگاروں کو (یعنی عہد پر قائم رہنے والوں کو)

معاہد کفّار اور مشرکین سے ایسی رعایت کی گئی ہے کہ اُن کا اور مسلمانوں کا حق برابر کر دیا اور ذرا بھی کمی نہ کی۔ زبردستی مسلمان بنانے کے کیا یہی طور ہوتے ہیں؟ سنو وما کان لمؤمن ان یقتل مؤمنا الا خطاء ج ومن قتل مؤمنا خطاء فتحریر رقبۃ مؤمنۃ ودیۃ مسلمۃ الی اہلہ الا ان تصدقوا ط فان کان من قوم عدو لکم وھو مؤمن فتحریر رقبۃ مؤمنۃ ط وان کان من قوم بینکم وبینہم میثاق فدیۃ مسلمۃ الی اہلہ وتحریر رقبۃ مؤمنۃ ج فمن لم یجد فصیام شہرین متتابعین توبۃ من اللہ وکان اللہ علیما حکیما۔ ترجمہ۔ اگر کسی مسلمان کے ہاتھ سے کوئی مسلمان دھوکے سے مارا جائے تو قاتل کو ایک مسلمان غلام آزاد کرنا چاہیئے اور اگر مقدور نہ ہو تو ساٹھ روزے رکھنے چاہیئیں اور اسکے سوا مقتول کی دیت (خون بہا) اسکے کنبے کو دیجائے۔ پھر اگر وہ مقتول (ایک ایسی) قوم کا ہے جنسے اور مسلمانوں نے دشمنی ہو اور وہ مقتول مسلمان ہے تو قاتل کو صرف مسلمان غلام ہی آزاد کرنا ہوگا اور اگر مقتول ایسی قوم کا ہے کہ اُس سے اور مسلمانوں سے معاہدہ ہے تو قاتل کو غلام بھی آزاد کرنا ہوگا اور مقتول کی دیت اُس کے کنبے کو بھی دینی ہوگی۔

پس اس سے بڑھ کر اور معاہدہ کی کیا رعایت ہو سکتی ہے۔ پھر جبکہ معاہدہ کرنا اور معاہدہ کا پابند رہنا اور معاہد کے ساتھ ایسا برتاؤ کرنا جیسا کہ مسلمانوں کے ساتھ کرنے کا حکم ہے تو پھر اسلام بزور شمشیر منوانا کس جانور کا نام ہے؟ کیا زبردستی مسلمان بنانے کے یہی معنی ہیں

کہ قوموں سے معاہدہ کر کے انکو مذہبی آزادی دی جائے اور اُن سے دوستانہ برتاؤ کیا جائے۔

نمبر (۳)

یہ کہ خدا کا یہ حکم ہے کہ اگر عین لڑائی میں بھی کوئی مشرک یا کافر پناہ مانگے تو اُسکو پناہ دو اور پھر اُسکو خدا کا کلام سُناؤ اور اگر وہ قبول نہ کرے تو اُس کے امن کی جگہ میں پہنچا دو جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے وان احد من المشرکین استجارک فاجرہ حتی یسمع کلام اللہ ثم ابلغہ مامنہ۔ ذٰلک بانھم قوم لا یعلمون۔ اگر کوئی مشرک تجھ سے پناہ مانگے تو تو اُسکو پناہ دے جب تک کہ وہ سُن لے کلام اللہ کا پھر پُہنچا دے اُسکو جہاں وہ نڈر ہو۔ یہ اسواسطے کہ وہ لوگ علم نہیں رکھتے۔

کہو مخالفو! کیا اسی کو زبردستی اسلام منوانا کہتے ہیں کہ ہاتھ آئے ہوئے شکار کو چھوڑ دیا جائے؟

نمبر (۴)

جزیہ خود اس بات کی دلیل ہے کہ مذہب اسلام میں زبردستی اسلام قبول کروانے کا حکم نہیں۔ سنو! غور سے سنو! جزیہ کا حکم یہی ہے۔ کہ جب کسی ملک سے بوجہ اُن کی شرارت کے یا شرارت کے خوف کے لڑائی ہو اور وہ ملک سر فتح ہو جائے تو جو لوگ نصیحت کے بعد مسلمان نہ ہو جاویں وہ ایک ہلکا سا ٹیکس اپنی جانی و مالی حفاظت کے عوض میں ادا کریں اور وہ فوجی خدمت سے آزاد رہیں کیونکہ جو قومیں اکثر فوجی خدمت ادا کرتی رہیں وہ جزیہ سے بری ہو گئیں۔ چنانچہ مولوی محمد شبلی نعمانی اپنی کتاب الجزیہ میں لکھتے ہیں کہ "لیکن غیر مذہب والے جو اسلامی حکومت کے ماتحت تھے اور جن کی حفاظت مسلمانوں کو کرنی پڑتی تھی انکو فوجی خدمت پر مجبور کرنیکا اسلام کو کوئی حق نہ تھا نہ وہ ایسی پُرخطر خدمت کیلئے راضی ہو سکتے تھے۔ اسلیئے ضرور تھا کہ وہ اپنی حفاظت کیلئے کوئی ٹیکس ادا کریں اسی ٹیکس کا نام جزیہ تھا..... لیکن اگر کسی موقعہ پر غیر قوموں نے فوج میں شریک ہونا یا شرکت کیلئے آمادہ ہونا گوارا کیا تو وہ جزیہ سے بری کیئے گئے"۔ پھر لکھتے ہیں کہ "خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیلئے ایلیۃ کو جو فرمان جزیہ کا تحریر فرمایا تھا اُس میں یہ الفاظ مندرج فرمائے یحفظوا و یمنعوا یعنی ان لوگوں کی حفاظت کیجائے اور دشمنوں سے بچائے جائیں (دیکھو فتح البلدان بلاذری)

صفحہ ۵۹)"

پس جزیہ لینے کے حکم ہی سے ثابت ہے کہ اسلام کا زبردستی مذہب منوانے کا حکم نہیں ہے۔ فرض کرو کہ ایک غیر مسلم کے پاس ۴۰ ہزار روپیہ نقد موجود ہے اور اسکو اور قسم کی آمدنیاں تجارت وغیرہ سے بھی ہیں اور ایک مسلمان کے پاس بھی چالیس ہزار نقد موجود ہے اور اس کے پاس تجارت وغیرہ سے کوئی آمدنی نہیں ہے۔ تو سال بھر میں اُس آدمی کو تو صرف تین روپے چھ آنے اور اُس کے ساتھ اگر کنبہ ہے جس کی پرورش اُسکے ذمہ ہے تو ہر ایک کی طرف سے اُسی قدر دینا ہوگا جس کی مقدار عام طور پر ۳۰۔۴۰ روپے سال سے زیادہ نہیں ہو سکتی۔ مگر مسلمان کو بلا عذر اپنے صندوق کے خزانہ سے ایکہزار نقد نکالکر دینا ہوگا اور اُسپر بھی ۲۰ برس سے کم اور پچاس سے زیادہ عمر والے مرد۔ عورتیں مفلوج۔ معطل العقل۔ نابینا۔ مجنون اور مفلس یعنی جن کے پاس دوسو درہم سے کم ہوں عموماً جزیہ سے بری ہیں۔ تو اس سے صاف ثابت ہے کہ دین میں زبردستی نہیں کیونکہ جزیہ کا قاعدہ ہی صاف بتا رہا ہے کہ جو شخص اپنی دلی رغبت سے مسلمان نہ ہو تو وہ اپنا دنیاوی فائدہ کافر ہی رہنے میں سمجھیگا مانا کہ تم نے بزور شمشیر مذہب پھیلانے کیلئے جہاد بھی کیا اور فتحیاب بھی ہوئے۔ لیکن جب آپنے جزیہ یا اسلام پیش کیا تو اب بتاؤ کہ وہ کیا قبول کریں گے؟ ضرور جزیہ قبول کرینگے۔ پھر آپ کی ساری کوشش بیکار گئی یا نہیں اور مذہب تلوار کے ذریعہ سے کہاں پھیلا۔ پس جزیہ ہی سے صاف ثابت ہے کہ دین کو بزور شمشیر پھیلانے کا حکم نہیں بلکہ وعظ و نصیحت اور حقائق و دقائق اسلام سے جسکا موقع ہم کو ہماری مہربان گورنمنٹ برطانیہ کے ذریعہ سے وہ عمدہ ملا ہے کہ کسی کو کہیں نہیں ملا ہوگا اور اس موقعہ سے حضرت اقدس بہت کچھ فائدہ اُٹھا رہے ہیں اور اُٹھائیں گے اور دنیا دیکھ لے گی کہ اسلام حقائق و دقائق کے ذریعہ سے کیونکر پھیلتا ہے +

اب مَیں بیان کرتا ہوں کہ کن کن لوگوں سے لڑائی کرنے کا حکم ہے۔ جس سے صاف ثابت ہوگا کہ حضرت اقدسؑ کو جہاد کرنے کی ضرورت نہیں۔ سنو! ہاں سنو! جہاد کا اصل مطلب یہ ہے کہ امن قائم ہو کہو امن کے قائم رہنے میں کسی قسم کی کسر بھی ہے؟ کہ جیسا کہ مَیں بیان کر چکا ہوں گورنمنٹ برطانیہ کے عہد میں وہ امن ہے کہ جس سے بڑھ کر عقل تجویز ہی نہیں کر سکتی۔ تو پھر

جہاد کیا ہے؟ اور کس سے اور کیوں ؟ ہاں ہاں جہاد صرف امن قائم کرنے کے لیئے ہے کیونکہ:-

(۱) ان لوگوں سے لڑنے کا حکم ہے جو مسلمانوں سے لڑیں۔ اللہ تعالیٰ سورہ بقرہ میں فرماتا ہے قاتلوا في سبيل الله الذين يقاتلونكم ولا تعتدوا ان الله لا يحب المعتدين یعنی لڑو اللہ کی راہ میں اُن لوگوں سے جو تم سے لڑتے ہیں اور زیادتی مت کرو (بغیر لڑے مت لڑو) بے شک اللہ دوست نہیں رکھتا زیادتی کرنے والوں کو۔ اور دوسری جگہ فرماتا ہے فان انتهوا فلا عدوان الا على الظلمين ۔ یعنی اگر وہ لڑنا موقوف کردیں تو دست درازی نہیں کرنا چاہیئے کیونکہ دست درازی صرف ظالموں پر کرنی ہے۔ اور ایک اور جگہ فرماتا ہے فمن اعتدى عليكم فاعتدوا عليه بمثل ما اعتدى عليكم واتقوا الله واعلموا ان الله مع المتقين۔ یعنی جو کوئی تم پر زیادتی کرے اُس پر تم زیادتی کرو جتنی کہ اُس نے تم پر زیادتی کی ہے اور خدا سے ڈرو اور جانو کہ اللہ پرہیزگاروں کے ساتھ ہے یعنی اُن کے ساتھ ہے جو زیادتی سے پرہیز کرتے ہیں *

زمانہ قدیم میں دستور تھا کہ حرم کعبہ کے پاس جدال و قتال نہیں کرتے تھے اُسکی نسبت فرمایا واقتلوهم حيث ثقفتموهم واخرجوهم من حيث اخرجوكم والفتنة اشد من القتل یعنی لڑنے کی حالت میں اُنکو جہاں پاؤ (حرم کے اندر یا باہر) قتل کرو اور اُنکو نکالو جہاں سے اُنہوں نے تم کو نکالا کیونکہ فساد کرنا قتل سے بھی زیادہ سخت ہے۔ مگر اس حکم میں بھی احتیاط کا حکم فرمایا فلا تقاتلوهم عند المسجد الحرام حتى يقاتلوكم فيه فان قاتلوكم فاقتلوهم كذلك جزاء الكفرين ۔ یعنی مسجد حرام کے پاس اُنکو مت مارو جبتک کہ وہ تم کو نہ ماریں اگر وہاں تم کو ماریں تو تم بھی اُنکو مارو یوں ہی سزا ہے کافروں کی *

پھر اس کے بعد فرمایا فان انتهوا فان الله غفور رحيم یعنی اگر وہ باز رہیں یعنی لڑنا موقوف کریں تو بے شک اللہ معاف کرنیوالا ہے اور مہربان۔ یعنی تم بھی اُنکو معاف کرو اور لڑنا موقوف کرو *

کہو مخالفو! جب زبردستی ہی دین منوانا تھا تو انکی لڑائی بھڑائی پر لڑائی بھڑائی اور انکے باز رہنے پر باز رہنا کیسا؟

سورۂ نحل میں فرمایا ان عاقبتم فعاقبوا بمثل ما عوقبتم بہ ولئن صبرتم فھو خیر للصابرین - یعنی اگر تم کافروں کے ایذا پہنچانے کا بدلہ لینا چاہو تو اسی قدر ایذا کا بدلہ لو کہ جسقدر تم کو ایذا پہنچائی گئی ہے اور اگر تم صبر کرو تو بے شک وہ بہتر ہے صبر کرنیوالوں کے لیئے - اور سورۂ حج میں اس سے بھی زیادہ تصریح فرمائی ہے اذن للذین یقاتلون بانھم ظلموا و ان اللہ علیٰ نصرھم لقدیر۔ الذین اخرجوا من دیارھم بغیر حق الا ان یقولوا ربنا اللہ یعنی ان لوگوں کو لڑنے کا اذن دیا گیا ہے جنسے کفار مکہ لڑتے ہیں اسلیئے کہ کفار مکہ کے ہاتھ سے مسلمان مظلوم ہوئے ہیں۔ انہوں نے مسلمانوں کو بغیر کسی حق کے اُن کے گھروں سے نکالدیا ہے صرف اسلیئے کہ وہ کہتے تھے کہ ہمارا پروردگار اللہ ہے ؛

صاحبو! دیکھو تو کہ خدا تعالیٰ صاف فرماتا ہے کہ لڑنے والوں سے لڑائی کرنے کا حکم ہے یہ کہاں ہے کہ زبردستی دین اسلام منوانے کے لیئے حکم دیا گیا ہے ؛

حضرات! ذرا ادھر تو دیکھو کہ تم سے کون قوم لڑتی ہے اور کس قوم نے تمہیں اپنے گھروں سے نکالدیا ہے جس سے تم مسیح موعودؑ کو لڑنے کے لیئے کہتے ہو؟ اور اگر ایسا موقعہ ہو بھی تو تمہارا بدلہ لینے کے لیئے گورنمنٹ برطانیہ کیا کم ہے جو مسیح موعودؑ کو جہاد کرنے کی ضرورت پڑے ؛

سورۂ نساء میں خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے ان یقاتلوکم او یقاتلوا قومھم ولو شاء اللہ لسلطھم علیکم فلقاتلوکم فان اعتزلوکم فلم یقاتلوکم و القوا الیکم السلم فما جعل اللہ لکم علیھم سبیلا۔ یعنی مگر جو لوگ اُس قوم سے جا ملیں کہ جن میں اور تم میں معاہدہ ہے یا تمہارے پاس آجائیں اُس حال میں کہ وہ تمہارے ساتھ لڑنے یا اپنی قوم کے ساتھ لڑنے سے جی چھوڑ چکے ہیں (تو اُن سے تعرض مت کرو) اور اللہ چاہتا تو اُنکو تم پر غالب کر دیتا تو وہ

تم سے لڑائی کرتے۔ پس اگر وہ تم سے کنارہ کش ہوں اور تم سے لڑیں نہیں اور تمھاری طرف صلح کا پیغام بھیجیں تو اللہ نے بھی تمھارے لیئے اُنپر کوئی راہ نہیں نکالی۔ پھر اسکے بعد فرمایا ستجدون اٰخرین یریدون ان یأمنوکم ویأمنوا قومھم کلما ردوا الی الفتنة ارکسوا فیھا فان لم یعتزلوکم ویلقوا الیکم السلم ویکفوا ایدیھم فخذوھم واقتلوھم حیث ثقفتموھم واولٰئکم جعلنا لکم علیھم سلطانا مبینا۔ یعنی عنقریب اور لوگ بھی پاؤ گے جو چاہتے ہیں کہ تم سے بھی امن میں رہیں اور اپنی قوم سے بھی امن میں رہیں جب وہ فساد کیلیئے بُلائے جاتے ہیں تو اُس میں جھٹ کود پڑتے ہیں پس اگر وہ تم سے کنارہ نہ کریں اور پیغام صلح نہ بھیجیں اور اپنے ہاتھوں کو (تمھارے ساتھ لڑنے سے) نہ روکیں تو پکڑو اُن کو اور جہاں کہیں پاؤ اُنہیں مار ڈالو ان لوگوں کی بابت ہم نے صریح حجت دیدی ہے ؛

سورہ ممتحنہ میں نہایت صفائی سے بطور قاعدہ کلیہ کے بیان فرمایا ہے کہ کافروں سے کس طرح پیش آنا چاہیئے سو یہ فرمایا ہے لا ینھٰکم اللہ عن الذین لم یقاتلوکم فی الدین ولم یخرجوکم من دیارکم ان تبروھم وتقسطوا الیھم ان اللہ یحب المقسطین۔ انما ینھٰکم اللہ عن الذین قاتلوکم فی الدین واخرجوکم من دیارکم وظاھروا علیٰ اخراجکم ان تولوھم ومن یتولھم فاولٰئک ھم الظّٰلمون۔ یعنی جو لوگ تم سے دین پر لڑتے نہیں اور نہ اُنہوں نے تمھیں تمھارے گھروں سے یعنی وطنوں سے نکالا خدا اُن (کفار) سے نیکی کرنے اور احسان کرنے سے نہیں روکتا۔ خدا کو سلوک کرنے والے لوگ پسند آتے ہیں خدا تو تمھیں انہیں لوگوں سے دوستی کرنے کو منع کرتا ہے جو تم سے دین پر لڑتے ہیں اور تم کو تمھارے وطن سے نکالدیا اور تمھارے نکال لینے پر ایک دوسرے کی معاونت کی اور جو کوئی اُن سے دوستی کرے سو یہ لوگ ستمگار ہیں ؛

ان تمام آیتوں سے صاف ظاہر ہے کہ لڑائی کا حکم کسی کو زبردستی اسلام قبول کرانیکے لیئے نہیں ہے بلکہ جو لوگ مسلمانوں کو قتل کرنا اور اُن سے لڑنا چاہتے تھے اُن سے

محفوظ رہنے کے لیئے لڑنے کا حکم ہؤا ہے۔ اور لڑائی کے موقوف ہوجانے اور امن قائم ہو جانے پر کسی مذہب کے کسی قسم کا تعرض مقصود نہیں۔ تو پھر بتاؤ کہ اسوقت کا سا امن تمہیں کبھی نصیب بھی ہؤا یا گورنمنٹ برطانیہ سے بڑھکر امن کا انتظام تم کر سکتے ہو جو مسیح موعودؑ کو جہاد کرنے کے لیئے کہتے ہو اور پھر جب امن موجود ہے اور وہ بھی اعلیٰ درجہ کا امن تو پھر جہاد کیسا؟

(۲) اُن لوگوں سے لڑنے کا حکم ہے جنہوں نے دغا بازی کی ہو اور معاہدوں کو توڑ دیا ہو۔ سورۃ توبہ میں خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے وان نکثوا ایمانھم من بعد عھدھم وطعنوا فی دینکم فقاتلوا ائمۃ الکفر انھم لا ایمان لھم لعلھم ینتھون۔ یعنی اگر عہد کرنیکے بعد اپنی قسم توڑدیں تو جو کفر کے سردار ہیں اُن سے لڑو کیونکہ اُنکی قسم کچھ نہیں ۔

اور ایک جگہ اور فرمایا الا تقاتلون قوما نکثوا ایمانھم وھموا باخراج الرسول وھم بدؤکم اول مرۃ یعنی کیوں نہ لڑو ایسی قوم سے کہ توڑیں اپنی قسمیں اور فکر میں ہیں کہ رسول کو نکالدیں اور انہوں نے پہلے چھیڑ کی ۔

اور پھر سورۂ انفال میں فرمایا الذین عاھدت منھم ثم ینقضون عھدھم فی کل مرۃ وھم لا یتقون۔ فاما تثقفنھم فی الحرب فشرد بھم من خلفھم لعلھم یذکرون یعنی جن لوگوں سے تُو نے عہد کیا ہے پھر اُنہوں نے ہر دفعہ اپنا عہد توڑ دیا ہے اور پرہیزگاری نہیں کرتے (یعنی عہد شکنی سے نہیں بچتے) پھر تو اُنکو لڑائی میں پلئے تو اُن کو ایسا مار کہ ان کے پیچھے جو لوگ ہیں متفرق ہو جائیں ۔

پس معاہدہ توڑنے کے بعد اُن سے لڑنا امن قائم رکھنے کے لیئے ایسا ہی ضروری ہے جیسا کہ معاہدہ کرنا تو کیا امن قائم رکھنے کے ہر طریقہ کو گورنمنٹ برطانیہ نہیں برتتی جو مسیح موعودؑ کو جہاد کرنا پڑے؟ گورنمنٹ سے عہد کرنے کے بعد عہد کو کوئی قوم توڑ کر ہمارے امن میں خلل انداز ہو گی تو گورنمنٹ برطانیہ اسکو خوب مزہ چکھائے گی۔ ہم لوگوں کو جہاد کی کیا ضرورت ہے ہم کو تو اس اولو الامر گورنمنٹ برطانیہ کی دل سے اطاعت ہی کرنا فرض ہے اور بس ۔

(۳) اُن لوگوں سے لڑنے کا حکم ہے جنہوں نے مسلمانوں کو اُن کے بچوں اور عورتوں کو عذاب اور تکلیف میں ڈال رکھا تھا اور اُس کا ذکر سورۂ نساء میں ہے وما لکم لا تقاتلون فی سبیل اللہ والمستضعفین من الرجال والنساء والولدان الذین یقولون ربنا اخرجنا من ھذہ القریۃ الظالم اھلھا واجعل لنا من لدنک ولیا واجعل لنا من لدنک نصیرا۔ یعنی کیا ہوا ہے تم کو کہ نہیں لڑتے ہو اللہ کی راہ میں۔ اور کمزوروں کے بچانے کے لیئے مردوں اور عورتوں اور بچوں میں سے جو کہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار ہم کو نکال اور کر ہمارے لیئے اپنے پاس سے کوئی مددگار +

تو مخالفو! ایسی حالت تو مجھے کہیں نظر نہیں آتی اور اگر کہیں ہو تو اس مہربان گورنمنٹ برطانیہ سے عرض کرو وہ تمہاری شکایت کو بحسن و خوبی شنوائی اور اُن مسلمان بچوں عورتوں مردوں کو ظالموں کے ظلموں سے آزادی دلوادے گی کیونکہ خدائے کریم نے اس گورنمنٹ برطانیہ کی فطرت میں رحم انسانی کوٹ کوٹ کر بھر دیا ہے۔ اور اگر یہ گورنمنٹ برطانیہ کسی موقع پر تم ہی سے کام لینا چاہے تو ہم کو اُسکے حکموں پر لڑنے مرنے کیلیئے طیار ہو جانا چاہیئے کیونکہ یہ اولوالامر ہے اور اولوالامر کے حکموں کو ماننا فرض ہے +

ہاں تو جناب مخالف صاحبان! خدا تو یہ فرمادے کہ دین کے بارے میں زبردستی نہیں تو کافروں پر دین کیلیئے جبر کرنیوالا نہیں تو اُنپر کڑوڑا نہیں۔ تیرا کام سوائے حکم کے پہنچانے کے کچھ نہیں۔ ایک صحابی کے لڑکوں کو ایک عیسائی بہکا کر لیجائے اور جب اُنکا باپ واپس لانے کا قصد کرے تو وحی اُترے کہ لا اکراہ فی الدین۔ خدا صلح اور معاہدہ کرنے کو کہے اور معاہد کو بڑے بڑے حقوق دے۔ پھر مفتوحہ ملک کے کافروں سے ایک ہلکا سا ٹیکس (جزیہ) لیکر اُن کے جان و مال و مذہب کی حفاظت اپنے ذمہ لینے کو کہے اور وہ ٹیکس بھی اسلیئے کہ مسلمان ملک کی حفاظت کیلیئے فوجی خدمت پر مجبور تھے اور تاکہ وہ ایک ہلکا سا ٹیکس دیکر بری ہو جائیں۔ گرجا بنادیں مندر بنادیں مذہبی رسوم دھوم دھام سے ادا کریں۔ پھر جو شخص عین لڑائی میں پناہ چاہے تو پناہ دیں اور مسلمان ہونیکے لیئے قرآن سے نصیحت کریں پھر اگر وہ مسلمان نہ ہو تو اُسکو اُسکے امن کی جگہ پہنچادیں۔ اور لڑائی کا حکم صرف امن قائم رہنے کے لیئے ہو یعنی اُن لوگوں سے

جو مسلمانوں سے لڑیں اور اُن لوگوں سے جو عہد شکنی کریں اور اُن لوگوں سے جو مسلمان مرد وں عورتوں اور بچوں کو ستادیں۔ پھر اُس میں نہایت ہی احتیاط کرنیکا حکم فرمادے کہ لڑائی میں زیادتی مت کرو تو پھر تم کیونکر کہہ سکتے ہو کہ اسلام میں حکم ہے کہ دین کو بزور شمشیر پھیلاؤ کسی طرح کی پہلو تہی مت کرو۔ کفار کو تہ تیغ کرو۔ اتقوا اللّٰہ ! اتقوا اللّٰہ !!

بعض مخالف کہہ اُٹھتے ہیں کہ مرزا غلام احمد (علیہ السلام) جہاد کے حکم کو منسوخ بتاتے ہیں اُن مخالفوں سے میں کہتا ہوں کہ حضرت اقدس علیہ السلام منسوخ کیوں بتانے لگے تمہاری خیالی جہاد کا حکم ہی نہیں ہوُا ہے کہ زبردستی اسلام بزور شمشیر منواؤ۔ یا بلاوجہ یونہی وحشیوں کی طرح لڑتے پھرو یا بجائے دوسرے علاجوں کے یونہی مار دھاڑ کرو اور کٹ مرو۔ تو پھر پیارے مخالفو! منسوخ کس کو کہتے ہیں جب حکم ہی نہیں ہوُا تو منسوخ کیسا! ہاں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دشمنوں نے بہت ستایا یہاں تک کہ حضرت اور مہاجرین کو گھر بار چھوڑنا پڑا اور آپنے مدینہ میں آکر پناہ لی اور کفار آپکے اور مسلمانوں کے استیصال کے فکر میں لگے رہے تب کوئی علاج نہ رہنے کے بعد اور برداشت کے اپنی حد تک پہنچ جانے کے بعد مجبوراً یہ حکم نازل ہوُا کہ مسلمان اپنی حفاظت کے لیئے اور نیز مکّہ کے مظلوم مسلمان مردوں اور عورتوں اور بچوں کی آزادی کیلیئے تلوار اُٹھائیں جسکو تم کسی دھوکے باز گورنمنٹ کی پالیسی کی طرح بتلاتے ہو۔ سنو! میں اسکو صراحت کے ساتھ بتلاتا ہوں ؛۔

یہ ظاہر ہے اور اسکے صراحت کی نہیں ضرورت نہیں کہ آنحضرتؐ اور صحابہ کرامؓ سے کفار کیسی عداوت رکھتے تھے اور کیسی کیسی تکلیفیں اذیتیں اُن کے ہاتھ سے آنحضرتؐ اور صحابہؓ کو پہنچیں اور بار بار اُنھوں نے آنحضرتؐ کے قتل کا ارادہ کیا اور حبشہ تک مہاجرین کے تعاقب میں گئے پھر یہانتک کہ آنحضرتؐ کو مدینہ ہجرت کرنی پڑی۔ اوّل تمام حالات سے جو عداوت کہ قریش مکّہ کو مسلمانوں سے ہوگئی تھی اور ہر طرح انکو محروم کرنے اور ایذا پہنچانے کی تدبیریں کرتے تھے بخوبی ظاہر ہے کہ قریش مکّہ کو مدینہ کے لوگوں سے بھی جو مسلمان ہوگئے تھے اور آنحضرت کی نصرت کا وعدہ کیا تھا ویسی ہی عداوت تھی جیسی کہ مکّہ کے مہاجرین سے تھی۔ اور خود انکو اپنی کرتوتوں کی وجہ سے جو وہ آنحضرتؐ اور اُنکے صحابہؓ کے ساتھ مکّہ میں کرتے رہے تھے یہ خوف پیدا ہوگیا

تھا کہ اگر آنحضرتؐ کے صحابی زیادہ قوی ہوجائیں گے تو مکہ پر حملہ کرینگے اور حقیقت میں آنحضرتؐ کے سوا اگر اور کوئی ہوتا تو وہ ضرور ایسا ہی کرتا یہ بھی وجہ تھی کہ قریش مکہ مدینہ پر ہمیشہ چڑھائی کرنے کا خیال رکھتے تھے۔ چنانچہ قرآن مجید میں اسی بات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے جہاں خدا نے فرمایا ہے وَلَا یَزَالُوْنَ یُقَاتِلُوْنَکُمْ حَتّٰی یَرُدُّوْکُمْ عَنْ دِیْنِکُمْ اِنِ اسْتَطَاعُوْا۔ یعنی اہل مکہ تم سے ہمیشہ لڑتے رہیں گے یہاں تک کہ وہ تمکو تمھارے دین سے پھیر دیں اگر وہ ایسا کر سکیں۔ مدینہ والے بھی قریش مکہ کے حملہ سے مطمئن نہیں رہتے تھے اسلیئے کہ مدینہ کے وہ لوگ جو ایمان نہیں لائے تھے اور آنحضرتؐ کے مدینہ تشریف لانے کو پسند نہیں کرتے تھے مدینہ کے اُن لوگوں سے جنھوں نے آنحضرتؐ کی نصرت کا وعدہ کیا تھا نہایت ناراض تھے اور چند معزز لوگ مدینہ کو چھوڑ کر مکہ چلے گئے تھے اور قریش مکہ سے جا ملے تھے۔

اب دیکھنا چاہیئے کہ ایسی حالت میں آنحضرتؐ و مہاجرین اور انصار کو اپنی اور مدینہ کی حفاظت اور امن و امان قائم کرنے کیلیئے کیا کرنا چاہیئے تھا۔ اس مقصد کے حصول کے لیئے چار امر لازمی تھے کہ بغیر اُن کے امن و حفاظت مطلوبہ کسی طرح قائم نہیں رہ سکتی تھی۔

اوّل اس بات کی خبر رکھنی کہ قریش مکہ کیا کرتے ہیں اور کس منصوبہ میں ہیں۔

دوم۔ جو قومیں کہ مدینہ میں یا مدینہ کے گرد رہتی تھیں اُن سے امن کا اور قریش مکہ کی مدد نہ کرنیکا معاہدہ کرنا۔ لیکن عہد شکنی کی حالت میں اُنسے مقابلہ کرنا اس منصوبہ کیلیئے ایسا ہی ضرور تھا جیسا کہ امن کا معاہدہ کرنا کیونکہ اگر عہد شکنی کی مکافات قائم نہ کیجائے تو کوئی معاہد اپنے عہد پر قائم نہیں رہتا اور امن مطلوبہ حاصل نہیں ہوسکتا۔

سوم۔ جو مسلمان مکہ میں بمجبوری رہ گئے تھے اور موقع پاکر وہاں سے بھاگ آنا چاہتے تھے اُنکے بھاگ آنے پر جسقدر ہوسکے اُنکی اعانت کرنا کیونکہ جو قافلہ مکہ سے نکلتا تھا ہمیشہ احتمال ہوتا تھا کہ شاید اُسکے ساتھ بہانہ کرکے کوئی مسلمان مدینہ میں بھاگ آنیکے لیئے نکلا ہو۔

چہارم۔ جو گروہ قریش مکہ سے مدینہ پر حملہ کرنے کو نکلے یا کسی طرح پر احتمال ہو کہ وہ مدینہ پھر

آنیوالا ہے ہتھیاروں سے انکا مقابلہ کرنا۔ کیونکہ ایسا کرنا اُسی امن کے قائم رکھنے کیلئے ضروری تھا؟

ان چاروں باتوں میں سے کوئی بات ایسی نہیں ہے کہ جس کی نسبت کہا جاوے کہ اُس سے زبردستی بزور شمشیر اسلام منوانا مقصود ہے بلکہ یہ حفاظت کیلئے ہے اور ان کے سوا اور دو امر ہیں جو امن و حفاظت کیلئے ہتھیاروں کے اُٹھانیکا باعث ہوتے ہیں :-

(۱) یہ کہ کافر ان مسلمانوں کو جو اُنکے قبضہ میں ہوں تکلیف اور ایذا دیتے ہوں اُنکی مخلصی کے لیئے یا اُنکو نجات دلوانے کے لیئے لڑائی کیجاوے جس کی نسبت خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ وما لکم لا تقاتلون في سبيل الله والمستضعفين الخ۔

(۲) یہ کہ کافر مسلمانوں کو اُن کے احکام مذہبی ادا کرنے سے مانع ہوں بشرطیکہ انکی عملداری میں نہ رہتے ہوں کیونکہ اُس صورت میں اُن کے لیئے ہجرت لازم ہے نہ کہ لڑائی۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

Digitized by Khilafat Library

. . . .

اگرچہ اس لڑائی کی بنیاد ایک مذہبی امر ہے لیکن اُس کا مقصود اپنی مذہبی آزادی حاصل کرنی ہے (جو آجکل بہر صورت حاصل ہے) نہ کہ تلوار سے مذہب قبول کروانا۔

اور ایک اور امر ہے جو انہیں قسموں کی لڑائیوں کا ضمیمہ ہے یعنی جس ملک یا قوم سے انہیں امور کے سبب مخالفت ہے اور لڑائی انہیں امور کے سبب مشتہر ہو چکی ہے اُس ملک یا قوم پر چھاپا مارنا یا اُن کا اسباب اور اُنکی رسد اور اُنکے ہتھیاروں کو لوٹنا۔

پس آنحضرتؐ کے وقت میں جسقدر لڑائیاں ہوئیں وہ سب انہی قسموں میں سے تھیں تو اُن کو حفاظتی و دفاعی نہیں تو اور کیا کہیں گے۔ جس کے دماغ میں خدا نے ذرا بھی قوت سیاست اور انتظام ملکی دی ہو گی وہ سمجھ سکتا ہے کہ یہ کل امور جو میں نے اوپر لکھے ہیں حفاظت اور دفع پر مبنی ہیں اور اُن میں سے کوئی امر ایسا نہیں جس سے ثابت ہو کہ زبردستی مذہب منوانا منظور تھا یا بغیر سوچے سمجھے وحشیوں کی طرح مار دھاڑ کرنا اور صرف کٹ مرنا تھا بلکہ نہایت مجبوری کی حالت میں حفاظت اور دفع کے لیئے تلوار اُٹھانا تھا۔

خلفائے اربعہ کے وقت جو کچھ جنگ ہوئی وہ کسریٰ شہنشاہ ایران اور قیصر شہنشاہ

قسطنطنیہ سے ہوئی اور جو ارد گرد چھوٹی ریاستیں تھیں وہ انہیں دونوں کی باجگذار تھیں پس ان ریاستوں سے جو جہاد ہوئے وہ گویا انہی دونوں سے ہوئے بلکہ زیادہ تر ان چھوٹی چھوٹی ریاستوں سے صلح ہی ہوتی گئی جیسا کہ تواریخی واقعات سے ثابت ہے۔

ان دونوں سلطنتوں سے جو جہاد ہوئے اُن کی بنا بھی آنحضرتؐ ہی کے وقت سے شروع ہوئی۔ ہرقل سے تو اس وجہ سے جہاد کیا گیا کہ آنحضرتؐ نے حارث بن عمرہ ازدیؓ کو ہرقل کے نام ایک خط دیکر بھیجا تو جب وہ موتہ میں پہنچے تو مار ڈالے گئے تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قاتلوں کی سزا دہی کے لیئے زید بن حارث کو تیس ہزار فوج دیکر بھیجا آخر لڑائی ہوئی۔ اس لڑائی میں خاص ہرقل کی شاہی فوج بھی شامل تھی اور اسکے بعد جنگ تبوک بھی ہرقل کی حملہ آوری کی خبر کی وجہ سے کی گئی تھی اور پھر لڑائی چھڑ گئی۔

اور ایران سے اس لیئے ہوئی کہ اُسکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خاص عداوت تھی چنانچہ جب اُسکو آنحضرتؐ نے دعوت کی اور نامہ دعوت اسلام بھیجا تو اُس نے غصہ میں آکر آنحضرتؐ کی گرفتاری کے لیئے دو سپاہی بھیجے۔ پس اُس کی عداوت میں کیا کسر باقی رہ گئی۔ پھر اسلامی سرحد اور اُس کی سرحد مل گئی تو بہت پیچیدگیاں واقع ہوگئیں جسکی وجہ سے حضرت صدیق اکبرؓ کو ضرور ہوا کہ حفظ ماتقدم کے خیال سے پہلے ہی پیش قدمی کرتے۔ مصر بھی ہرقل کے ماتحت تھا اسلئے اُس سے بھی جہاد کرنا پڑا اور جب لڑائی شروع ہوگئی تو جہاں حملہ مناسب سمجھا گیا کیا گیا اور علاوہ اس کے جب اسلام دنیا میں ظاہر ہوا تو اس وقت اُس کے ارد گرد ایسی جماعتیں تھیں کہ جو اُسکو ہرگز نہیں چاہتی تھیں۔ بہت سی ایسی تجاویز ہر روز سوچی جاتی تھیں کہ جس سے یہ جدید طاقت بالکل دُور ہو جاوے ایسے وقت میں اسلام کا فرض تھا کہ اپنا بچاؤ جس طرح چاہے کرے۔ اور اپنی قوّت کو بڑھا کر اپنے رہنے کی جگہ کرے۔ اور چونکہ اسلام کو اپنی صداقت اور استقامت کا اظہار منظور تھا اسواسطے اُس نے ہر ایک حملہ کا مناسب دفعیہ کیا۔

تو پیارے دوستو! اسوقت جو سب سے بڑا حملہ غیر ادیان کا اسلام پر ہے کتابی حملہ ہے اسکے دفعیہ میں حضرت اقدسؑ کا ساتھ کیوں نہیں دیتے۔ اور اگر تم نہیں دوگے تو کچھ حرج نہیں خدا اپنے مرسل کا ضرور ساتھ دیگا اور بڑے زوروں سے اسلام کی اور اسکی صداقت کو ظاہر کردیگا

ہر چیز کا ایک وقت مقرر ہے۔

ہاں سنو! غور سے سنو!! تواریخی واقعات سے آزادی مذہب کی مثالیں بیان کرتا ہوں:-

النجوم الزاہرہ واقعات ۱۹۰ھ میں لکھا ہے کہ جب ہارون رشید بالیس فورس قیصر روم کی بغاوت سے نہایت ہی برہم ہوا تو عیسائیوں کی طرف سے اُسکے خیالات بہت کچھ بدل گئے اور غالباً اُسی کا اثر تھا کہ اُس نے قاضی یوسف صاحب سے جو مذہبی صیغہ کے افسر کُل تھے پوچھا کہ عیسائیوں کے گرجے اسلام میں کیوں محفوظ رہے اور آج بھی اُن کو کیوں اجازت حاصل ہے کہ وہ علانیہ صلیب نکالتے ہیں تو اُس کا جو قاضی صاحب نے جواب لکھا اُسکے الفاظ یہ ہیں:-

انما کان الصلح جرای بین المسلمین و اہل الذمیۃ فی اداء الجزیۃ وفتحت المدن علیٰ ان لا تھدم بیعھم ولا کنائسھم داخل المدینۃ وخارجھا وعلیٰ ان یقاتلوا من ناواھم من عدوھم وعلیٰ ان یخرجوا الصلیبان فی اعیادھم فافتحت الشام کلھا والحیرۃ الا اقلھا علیٰ ھذا فلذلک ترکت بیع والکنائس۔ یعنی مسلمان اور ذمیوں سے جزیہ کی بنا پر جو صلح ہوتی تھی اس شرط پر ہوتی تھی کہ اُنکی خانقاہیں اور گرجے شہر کے اندر ہوں یا باہر برباد نہ کیئے جائیں۔ اور یہ کہ اُن کا کوئی دشمن اُن پر چڑھ آوے تو اُنکی طرف سے مقابلہ کیا جائیگا اور یہ کہ تہواروں میں صلیب نکالنے کے مجاز ہیں۔ چنانچہ تمام شام اور حیرہ سوائے تھوڑے کے انہیں شرائط پر فتح ہوئی اور یہی وجہ ہے کہ خانقاہیں اور گرجے اسی طرح چھوڑ دیئے گئے اور برباد نہیں کیئے گئے۔

مخالفو! اسلام بزور شمشیر پھیلانا اسی کو کہتے ہیں کہ اُنکے جان و مال کی حفاظت کی جائے اُنکو مذہب کی آزادی دیجائے اُن کے گرجے وغیرہ قائم رکھے جائیں۔ اسلامی ممالک میں بڑی دھوم دھام سے صلیب نکلے ناقوس اور گھنٹہ کی آواز ہو اور اُن لوگوں کے بچاؤ کے لیئے ہر کسی سے چاہے مسلمان ہوں لڑائی کیجائے۔؟

خلیفہ ہادی کے وقت میں مصر کے کئی گرجے منہدم کر دیئے گئے تھے۔ خلیفہ ہارون کے وقت میں مصر کے حاکم موسیٰ نے علماء سے اسبارہ میں استفتا لیا تو علامہ لیث بن سعد نے جو تمام علمائے مصر کے پیشوا اور بہت بڑے محدث تھے سب گرجوں کو از سرِ نو بنوانے کا فتویٰ دیا اور سرکاری خزانہ سے تعمیر کرایا گیا چنانچہ علامہ مقرزی نے تاریخ مصر میں اس واقعہ کو ان الفاظ میں لکھا ہے:-

فبنیت کلھا بمشورۃ اللیث بن سعد بن لھیعۃ وقال ھو من عمارۃ البلاد و احتجا بان الکنائس التی بمصر لم تبن الا فی الاسلام فی زمن الصحابۃ والتابعین؛

کہو مخالفو! صحابہ اور تابعین کے وقت میں تو گرجے وغیرہ بنے اور آج آپ مسیح موعودؑ سے بزور شمشیر اسلام پھیلوانا چاہیں ع ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بکجا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نجرانیوں کے پادری کے معاہدہ میں تحریر فرماتے ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کہ پادری وغیرہ اپنے منصب پر بحال رہیں گے اور مذہب سے کچھ تعرض نہ کیا جائے گا۔ یہ خاص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام ہیں۔

کہیئے حضرات! اگر مذہب میں زبردستی ہوتی تو پادریوں کو اپنے منصب پر بحال رکھکر کیوں غیر مذہب کو مضبوط کرتے۔ کیا قلیل مقدار جزیہ کا لیکر مذہب کو زبردستی نہ قبول کروانا اس بات کی صاف دلیل نہیں ہے کہ زبردستی تھی ہی نہیں؟ سوچو! اور غور کرو۔ ہاں خوب غور کرو؛

طبری میں لکھا ہوا ہے کہ ایک دفعہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے عہد میں ایک عورت نے مسلمانوں کی ہجو کے اشعار گائے تو ایک افسر نے اس جرم پر اُس کے ہاتھ کاٹ ڈالے تو حضرت ابوبکرؓ نے اس افسر کو خود لکھا کہ اگر وہ مسلمان تھی تو معمولی سزا دینی چاہیئے تھی اور اگر ذمی تھی تو جب ہم نے اُسکے شرک و کفر سے درگذر کی تو ہجو شرک و کفر سے بہرحال کم ہے؛

حضرت خالدؓ نے حضرت ابوبکرؓ کے زمانہ میں جب حیرہ پر فتح حاصل کی تو یہ معاہدہ لکھا۔

لا ینھدم لھم بیعۃ و لا کنیسۃ و لا یمنعون من ضرب النواقیس و لا

من اخراج الصلیبان فی یوم عیدھم۔ یعنی اُن کے گرجے برباد نہ کیئے جائیں گے نہ اُن کو ناقوس بجانے سے منع کیا جائیگا نہ عید کے دن صلیب نکالنے سے روکا جائے گا۔ (کتاب الخراج صفحہ ۸۶) اور ایسے ہی اور صلح نامے خالدؓ نے کیئے تھے۔

قاضی یوسف صاحب نے کتاب الخراج میں ان تمام احکام کو نقل کر کے لکھا ہے کہ خالدؓ کے اُن معاہدوں پر حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ کسی نے اعتراض نہیں کیا تو گویا اسپر کُل صحابہؓ کا اجماع ہو گیا۔ یاد رہے کہ ایسے ایسے معاہدے زبردستی اسلام پھیلانے کے حکم کے بعد ناممکن تھے۔

سنو اے مخالفو! جو کچھ میں نے لکھا ہے وہ محض انصاف اور راستی سے لکھا ہے اور مجھکو قوی امید ہے کہ جو تم میں سچ کا پیار کرنے والا ہو گا اُس پر یہ بات اظہر من الشمس ہو جائے گی کہ اس موجودہ حالت میں کسی طرح سے کسی کے ساتھ جہاد جائز نہیں ہے۔ اور خدا ایسے ہی دن ہمیشہ رکھے اور گورنمنٹ برطانیہ تو محض ایک رحمت مسلمانوں کے لیئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے جسکی فرمانبرداری اور اطاعت ہم کو دل و جان سے خدا کا حکم سمجھ کر کرنی چاہیئے۔ بے شک گورنمنٹ برطانیہ ہمارے لیئے بجائے ماں کے ہے اور جو کچھ ہم کو ضرورت ہو اور جو کچھ غرض ہو اُس سے عرض کرنا چاہیئے۔ اور اگر کوئی عرض تمہاری قبول نہ ہو تو ناامید نہ ہونا چاہیئے کیونکہ ع امور مملکتِ خویش خسرواں دانند۔ اور ماں بھی تو بچہ کی ہر خواہش کو پورا نہیں کرتی۔ اگر بچہ آگ یا سانپ لینا چاہے تو ماں نہیں لینے دیتی تو یہ گورنمنٹ بھی تو بجائے مہربان ماں کے ہے وہ ہماری ضرورتوں کو خوب سمجھتی ہے اگر آج نہ سمجھی تو کل سمجھے گی پر ضرور سمجھے گی اور ضرور سمجھنا چاہیئے ہم نادان بچے اپنا ناز کیوں چھوڑیں وہ ناز برداری کرے ہی گی اور ضرور کریگی۔ کیا اسکو اپنی بھولی بھالی رعیت کا کچھ خیال نہیں ہے۔ ضرور ہے اور ہو گا اور کیوں نہیں ہو گا ع

رعیت چو بیخ است و سلطاں درخت

خدا سے دعا مانگو کہ اس سلطنت کو ہمیشہ تمہارے سروں پر قائم رکھے اور شربت نور ہدایت کا بھی اس سلطنت کو پلاوے اور جیسا اس دنیا میں ہمارے انگلستان کے بھائی خوش ہیں

آخرت میں بھی خوش ہوں۔

ہاں اور یہ جو تم کہتے ہو کہ مسیح موعودؑ کے بارے میں تو حدیثوں میں آیا ہے کہ وہ لڑے گا اور تلوار چلائے گا۔ تو سنو یہ تم کو دھوکا لگا ہے۔ ہاں غور سے سنو! صحیح حدیث میں مسیح موعودؑ کے بارے میں صاف آیا ہے کہ یضع الحرب یعنی مسیح موعود جنگ وجدال کو موقوف کریں گے تو دیکھو یہاں سے صاف ثابت ہے کہ انکو جنگ وجدال و آلات حرب کی ضرورت نہیں ہوگی پس جن حدیثوں میں مسیح موعودؑ کے لڑنے کا ذکر ہے ان کے معنے سوائے اسکے اور کیا ہو سکتے ہیں کہ وہ دلائل و براہین کی تلوار سے لڑینگے اور ان کے منہ سے وہ حقائق و معارف نکلیں گے کہ کافر دم نہ مار سکیں گے گویا مر جائیں گے۔ اور یہی بات انجیل سے بھی ثابت ہوتی ہے کیونکہ اس میں لکھا ہوا ہے کہ آنیوالا مسیح منہ کی دو دھاری تلوار سے لڑیگا اور آیت فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون کے نیچے آکر اس کا فیصلہ ہوجاتا ہے۔ اور یہ بات تم مسیح موعود میں ملاحظہ کر رہے ہو۔

دوسرے بروایت دیگر آیا ہے کہ یضع الجزیۃ یعنی جزیہ کو موقوف کردینگے جس کے آپ لوگ یہ معنی لگاتے ہیں کہ جزیہ کے حکم کو منسوخ کر دینگے اور سوائے اسلام کے کافروں سے کچھ قبول نہ کرینگے۔ لیکن یہ بے ہودہ معنی ہیں۔ نادانو! اکمل الکتب قرآن میں جب آچکا ہے حتیٰ یعطوا الجزیۃ تو پھر وہ بدلنے والے کون؟

یاد رکھو کہ قرآن شریف کا لفظ بلکہ ایک نقطہ بھی نہیں تبدیل ہو سکتا ہے جس کے بارے میں خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے مایبدل القول لدی اور الیوم اکملت لکم دینکم جب قرآن شریف کا ایک حکم بھی بدلا تو وہ خاتم الکتب کتاب ہوئی اور جب وہ خاتم الکتب نہ ہوئی تو اس کا لانے والا بھی خاتم النبیین نہ ہوا۔ معاذ اللہ

ترقی اسلام کی تبلیغی کوششیں

ایک برٹش احمدی خاتون کا نامہ اخلاص

پیارے بھائی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

مَینے بہت کوشش کی۔ کہ مَیں اس خوشی کا اظہار کرسکوں جو مجھے آپکے محبت نامے کے ملنے سے حاصل ہوئی۔ مَینے اسے بار بار پڑھا اور آیندہ بھی بار بار پڑھوں گی۔ اس میں قادیان کے حالات اور اعلیٰ خیالات درج ہیں۔ میرے خیالات تو ہر وقت قادیان میں ہی رہتے ہیں۔ اور وہاں کے واقعات میری تشنہ روح کیلئے آب حیات کا کام دیتے ہیں۔ آپنے جو اس محبت نامے کے لکھنے میں تکلیف گوارا کی ہے۔ اسکے لیئے مَیں آپکی از حد مشکور ہوں........

......اگر آپکی رسوم کے خلاف کوئی لفظ مجھ سے لکھا جاوے۔ تو مہربانی فرماکر مجھے فوراً مطلع کردیں۔ آپ جو میرے لیئے دعائیں کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انکے لیئے آپکو جزائے خیر دے۔ اگر آپ میرے حالات سے واقف ہوں۔ تو آپ ضرور سمجھ لیں گے۔ کہ مجھے آپ جیسے بھائیوں کی دعاؤں کی سخت ضرورت ہے۔ میری حالت ایسی ہے کہ گویا کسی کو لوہے کے صندوق میں بند کردیا گیا ہے۔ اور اسے ڈھکنے سے بند رکھنے کے لیئے میخیں لگائی جا رہی ہیں۔ لیکن ایک روز آتا ہے کہ یہ ڈھکنا ٹوٹ جائیگا۔ کوئی طاقت خدا تعالیٰ کی منشاء کو روک نہیں سکتی........

......نیوزی لینڈ میں جو خاتون ہیں ابھی تک مجھے انکا کوئی خط نہیں آیا۔ مجھے معلوم ہے کہ وہ سپرچولِسٹ (علم النفس کی عالم) ہیں۔ اُس خاتون سے خط وکتابت کرنا موجب دلچسپی ہوگا کیونکہ مَیں خود نو سال تک اس علم کا مطالعہ کرتی رہی ہوں۔ اسی لیئے مَیں انکے طریقوں اور طرزِ خیال اور انکی تعلیم سے خوب واقف ہوں۔ مَیں کبھی سپرچولِسٹ دکھلاتی۔ لیکن اس علم کی تعلیم نے میرے دماغ سے عیسائیت کے خیالات نکالدیئے۔ اور مجھے احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم کے قبول کرنے کیلیئے تیار کردیا۔ اور اور بہت سی باتوں پر روشنی ڈالی۔ اور میری موجودہ روحانی حالت تک پہنچنے میں میری بڑی مدد کی۔ خدا تعالیٰ اپنے بندوں کی عجب طور سے مدد کرتا ہے۔ سپرچولزم ہی ایک ایسا مذہب ہے جو اسلام کے علاوہ یہ سکھاتا ہے۔ کہ کلام الٰہی کا دروازہ کبھی بند نہیں ہوتا۔ خدا تعالیٰ کے انعامات اب بھی ویسے ہی ہوتے ہیں۔ جیسے صدیوں پہلے ہوتے تھے اور یہ کہ نسل انسانی کی نجات آخر کار ہو جائیگی۔ مسیح خدا کا بیٹا انہی معنوں سے ہے۔ جس طرح تمام انسان خدا کے بیٹے ہو سکتے ہیں۔ میری الماری میں ایک کتاب ہے۔ جو سپرچولزم پر ایک نہایت ہی اعلیٰ درجہ کی کتاب ہے۔ جب ہم اس کتاب کو پڑھتے ہیں تو ہماری اپنی تعلیم

کی مشابہت پر تعجب آتا ہے۔ اور مس میری پارینٹ کے خیالات سے اتفاق رائے کرنا پڑتا ہے جب کہ وہ کہتی ہیں۔ کہ اسلام ایک بڑے درخت کی طرح ہے۔ اور سپر چوئلزم (علم النفس یا روح) ایک شاخ کی مانند ہے۔ اسکا فلسفہ اور خیالات تو درست ہیں۔ مگر اسکی حالت کچھ ایسی ہے جو اسکے زوال کا موجب بنیگی مسٹر۔ ۔ ۔ تو سپر چوئلسٹ ہے۔ اور چونکہ مینے انکے ماہواری جلسوں میں شرکت سے قطعی انکار کر دیا ہے۔ اسلیئے مجھے بہت تکلیف کا سامنا ہے۔ مجھے کہا جاتا ہے کہ میرے دماغ میں فرق آگیا ہے۔ اور غیر ملائم اور ناروا باتیں جو مجھے کہی جاتی ہیں انکو خدا ہی جانتا ہے۔ یا مَیں جانتی ہوں۔ مَیں صبر کرنے کی کوشش کرتی ہوں۔ مگر بعض دفعہ وہ ناقابل برداشت ہوجاتا ہے۔ اسلام پر حملے کیئے جاتے ہیں۔ اور مجھے کہا جاتا ہے کہ مَیں نفس امارہ کی تابع اور بداخلاق ہوں۔ اور اسی لیئے تو مسلمانوں سے میرے تعلقات ہیں مجھے بارہا خیال آتا ہے۔ کہ اگر آپ جیسے نیک لوگ ہندوستان میں وہ باتیں سنیں۔ جو مجھکو کہی جاتی ہیں۔ تو آپکو معلوم ہو۔ کہ سخت ابتلا میں آئی ہوئی ہوں۔ مگر آپ فکر نہ کریں۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے خادم حضرت احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی تکلیفیں دی گئیں۔ مگر آخر کار وہ فتحیاب ہوئے۔ اسلیئے مَیں خائف نہیں ہوں۔ میرے پیارے بھائیوں اور بہنوں کی دعائیں میرے لیئے کافی ہیں۔

Digitized by Khilafat Library

قاضی عبدالحق صاحب کی وفات کی خبر سُنکر بہت افسوس ہُوا۔ مَیں انکے بہت سے مضامین پڑھکر بہت خوش ہوئی تھی۔ اللہ تعالیٰ انکو غریق رحمت کرے۔ آمین

مَیں اپنے رؤیا آپکو پھر کبھی لکھوں گی ..... اور قاضی عبداللہ صاحب سے ملنے کے لیئے انشاء اللہ کبھی لنڈن جاؤں گی۔ جہاں وہ اسلام کی خدمت کرتے ہیں۔

آپکی پیاری بہن سلیمہ

اخبار احمدیہ

قادیان:۔ حضرت اقدس خلیفۃ المسیح اور اہل بیت بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ ۱۶ دسمبر کو پروفیسر ڈی۔ ایس۔ مارگولیتھ سلسلہ عالیہ احمدیہ کو

اُسکے مرکز میں آکر دیکھنے کی غرض سے تشریف لائے حضرت اقدس سے شرف ملاقات حاصل کیا اور ایک نہایت دلچسپ مکالمہ ہُوا جس میں حضرت کی زبان سے جو روحانی مُردوں کو زندہ کرنے والے کلمات نکلے اُن کا ایک نمونہ حسب ذیل ہے :-

"آج بھی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات کی صداقت کے لیئے نشان دکھائے جاسکتے ہیں۔ معجزہ شق القمر کا سانشان دکھایا جاسکتا ہے ہم دعا کرینگے کہ ہمارے گرد و پیش کے لوگ بھی ایسے کشف کو دیکھ سکیں"

پروفیسر صاحب خوش گئے اور بٹالہ سے سکرٹری انجمن احمدیہ قادیان کو لکھا کہ "میں آپکی مہمان نوازی کا مشکور ہوں اور قادیان کی خوش کرنے والی یاد میرے دل میں ہمیشہ رہیگی"

مدرسہ تعلیم الاسلام ہائی سکول نے امسال بھی ڈسٹرکٹ ٹورنامنٹ میں ہاکی اور فٹ بال کے [illegible] نشانہائے فتح حاصل کیئے ہیں اور ہم دست بدعا ہیں کہ ہمارے مدرسہ کے طلباء یونیورسٹی میں بھی پہلے سے بڑھکر شہرت حاصل کریں اور کامیابی کا زریں تاج زیب فرق کریں۔ آمین

ہمارا اجتماع سالانہ اللہ تعالیٰ کے خاص فضلوں کے ماتحت ۲۶ و ۲۷ و ۲۸ کو بڑی شان سے ہُوا۔ اور کامیابی کے ساتھ ختم ہُوا۔ مردوں اور عورتوں کے اجلاس علیحدہ علیحدہ ہوئے احمدی قوم کے پانچہزار سے زائد قائم مقام شریک جلسہ ہوئے اور حضرت اقدس خلیفۃ المسیح ثانی کے روحانیت سے بھرے وعظ سے مستفیض ہوکر ایمان کو تازہ اور یقین کو مضبوط کرکے واپس گئے حضرت اقدس نے ۲۸۔ تاریخ کو ۵ گھنٹہ تک متواتر تقریر فرمائی۔ مضمون ذکر الٰہی تھا اور جو معارف وحقائق اسکے اندر تھے اُس کا اندازہ اصل مضمون کے مطالعہ سے جو "انوار خلافت حصہ دوم" میں انشاءاللہ شائع ہوگا۔ واضح ہوسکتا ہے کاش کہ ہمارے وہ دوست جو قادیان نہیں آئے اُسوقت موجود ہوتے ؞

انگلستان:- مبلغ احمدیت قاضی عبداللہ صاحب اپنا کام تندہی سے کر رہے ہیں سعید روحیں سچے اور حقیقی اسلام کا مطالعہ کر رہی ہیں۔ ایک خاتون اور عنقریب اپنی احمدیت کا اعلان کرنے والی ہے۔ مجھکو افسوس سے ہے کہ خواجہ صاحب کا مشن اسلام کے لیئے ایک روک

بن رہا ہے جو مسلمان وہ کر رہے ہیں بہتر ہوتا کہ انگلستان اُن کے بغیر ہی رہتا۔ خواجہ نے خلاف اسلام نمونے دکھا کر اسلام کی تضحیک اور ہتک کرائی ہے اور اب احمدیت کی علانیہ مخالفت کر رہا ہے ہمکو یقین ہے کہ اگر خواجہ کا یہی طرز عمل قائم ....

شوق غالب رہا تو اسکے لیئے عبداللہ کوئیلیم کی قسمت انتظار کر رہی ہے ❊

ماریشس:۔ انجمن احمدیہ ماریشس نے تجویز کیا ہے کہ ایک واعظ ۲۵ روپیہ ماہوار پر اور ایک خادم مسجد روز ہل ۱۵ روپیہ ماہوار پر رکھے جائیں۔ اور انجمن مذکور خوشی سے اعلان کرتی ہے کہ ایک غیر احمدی دوست نے انکو سلسلہ کی اغراض کے لیئے نصف ایکڑ زمین عطا کی ہے جزاہ اللہ۔ انجمن کے اپنے چندے بڑھا دیئے ہیں۔ مسٹر احمد اچھلنے اپنا ماہوار چندہ ۱۵ سے ۲۵ روپے کر دیا ہے۔ انجمن روز ہل ... روپیہ محفوظ فنڈ میں تبلیغ کی غرض سے رکھنا چاہتی ہے ❊

سیلون:۔ ہمیں بہت افسوس ہے کہ ہمارے مخلص بھائی محمد بی ڈبلیو لائی کی بہن کا انتقال ہو گیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ خدا مغفرت فرمائے۔

احمدیان لنکا کی تکالیف کا سلسلہ ابھی تک جاری ہے جزیرہ کی حکومت غیر احمدیوں کی غلط بیانیوں پر یقین کر کے فساد سے خوف کرتی اور دوران جنگ میں واعظین کے وہاں داخل ہونے کو قرین مصلحت نہیں سمجھتی۔ انجمن ہذا نے اپنا مکان کرایہ پر لے لیا ہے لائبریری اور باقاعدہ اجلاس و نمازیں وہاں ہی ہوتی ہیں احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس کے مشکلات دُور کر دے۔ انجمن سیلون عنقریب اپنا نیا اخبار message رسالت نام شائع کرنیوالی ہے

نائیجیریا:۔ اخویم محمد عبدالاول آگمُو کے توسط سے بارہ اور براہ راست دو کل ۱۴ آدمی حضرت خلیفہ ثانی کی غلامی میں داخل ہوئے ہیں۔ اللّٰھم زد فزد

سیرالیون:۔ اخویم مولوی صدرالدین صاحب فری ٹاؤن سے اپنا پہلا چندہ ۱۰ شلنگ بھیجتے ہیں۔ بارک اللہ۔

حضرت فضل عمر خلیفہ ثانی کا ارشاد

"حضرت مسیح موعودؑ کا پُرانا کلام جو دعویٰ مسیحیت بلکہ براہین احمدیہ کی تصنیف سے

بھی پہلے کا ہے۔ میاں فخرالدین صاحب نے بصرف زر کثیر شائع کرایا ہے۔ چونکہ یہ کلام فارسی میں ہے۔ اسکی فروخت کچھ کم ہوئی ہے۔ لیکن وہ کلام اس قسم کا ہے۔ کہ احمدی جماعت میں اسکی اشاعت از بس ضروری ہے۔ کیونکہ وہ اس قسم کے معارف سے لبریز ہے جو روح کو تازہ کرنیوالے ہیں۔ غیر احمدیوں میں بھی اسکی اشاعت نہایت مفید ہوسکتی ہے۔ کیونکہ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ کی دعویٰ سے پہلے کی زندگی بھی کیسی پاک و مطہر تھی۔ مَیں پسند کرتا ہوں۔ کہ ہر ایک احمدی جسے طاقت ہو۔ اس کتاب کو خود خریدے۔ اور ہوسکے۔ تو غیر احمدیوں میں اسکی مفت اشاعت کرے"۔

خاکسار مرزا **محمود احمد**

یہ کتاب **درِ مکنون** کے نام سے منشی فخرالدین صاحب ملتانی سے بقیمت عہ اور مجلد عہ احباب طلب فرماویں۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ نہایت نفیس ہے۔

سالانہ جلسہ کے دو اہم ریزولیوشن

ریزولیوشن نمبرا قائم مقامان جماعت احمدیہ جو تمام علاقہ ہائے ہندوستان سے جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ کی تقریب پر جمع ہوئے ہیں۔ شہنشاہ معظم اور برٹش گورنمنٹ سے دلی خلوص اور سچی وفاداری کا اظہار کرتے ہوئے شہنشاہ معظم اور برٹش گورنمنٹ کی خدمت میں باادب عرض کرتے ہیں کہ بعض مخالف حکومتوں کی طرف سے جو صلح کی تجویز پیش ہوئی ہے۔ اسکے متعلق وہ وزرائے انگلستان کی اس رائے سے بکلی متفق ہیں۔ کہ صلح صرف ایسی ہی شرائط پر ہونی چاہیئے۔ جو آئندہ امن و امان قائم رکھنے کی ضامن ہوں۔ اور یہ کہ جماعت احمدیہ برٹش امپائر کی حفاظت کے لیئے ہر ایک ممکن خدمت جو اس سے ہوسکتی ہے۔ کرنیکے لیئے تیار ہے۔

ریزولیوشن نمبر۲ قائم مقامان جماعت احمدیہ جو جلسہ سالانہ کی تقریب پر مرکز سلسلہ

قادیان میں جمع ہوئے ہیں۔ اس تار کے مضمون کو جو ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب نے مختلف اخبارات کو مسجد مونگھیر کے مقدمہ کے متعلق دیا ہے۔ سخت حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور اس بات کا اعلان کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور اور اسکے ساتھ تعلق رکھنے والے لوگ ہرگز جماعت احمدیہ کے قائم مقام نہیں کہلا سکتے۔ کیونکہ (۱) وہ جماعت احمدیہ کا ایک نہایت ہی قلیل حصہ ہے۔ جو دو فیصدی بھی بمشکل ہوتا ہے۔ (۲) وہ خصوصیات سلسلہ احمدیہ کو ترک کر چکا ہے۔ (۳) وہ سلسلہ کے مرکز قادیان سے برخلاف حکم بانی سلسلہ قطع کر چکا ہے۔ ہم اس بات کا بھی اظہار کرنا چاہتے ہیں۔ کہ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب نے جن الفاظ میں اعلان منظور کیا ہے۔ وہ دھوکا دینے والے ہیں۔ جماعت احمدیہ قادیان رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی اور آخری نبی تسلیم کرتی ہے۔ اور قرآن کریم کو آخری کتاب تسلیم کرتی ہے۔ ہاں اسکا یہ عقیدہ ہے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے کے مطابق آنیوالا مسیح نبی ہوگا۔ حضرت مرزا صاحب جو مسیح موعودؑ تھے۔ نبی تھے۔ اور یہ عقیدہ عقائد اسلام میں سے ہے۔ کیونکہ تمام علمائے اُمّت محمدیہ اس بات پر متفق ہیں۔ کہ آنیوالا مسیح نبی ہوگا۔ پس جماعت احمدیہ ہرگز اس بات کی روادار نہیں ہوسکتی۔ کہ رسول کریمؐ کے اس قول کو تو مانے۔ کہ آپ آخری نبی ہیں۔ اور اس قول کو رد کردے۔ کہ آنیوالا مسیح نبی ہوگا۔ اس کا مذہب ہے۔ اور یہی اسکے بانی کی تعلیم ہے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں۔ یعنی آپ کے بعد اور کوئی ایسا نبی نہیں آئیگا۔ جو آپکی لائی ہوئی شریعت کو منسوخ کردے۔ مگر آپ کا آخری نبی ہونا اس بات کے منافی نہیں۔ کہ آپکے بعد کوئی شخص ظلی طور پر آپکی شریعت کے قیام کے لیئے بھی نبی کا عہدہ نہ پا سکے۔ ہم مرزا یعقوب بیگ صاحب کے اس الزام کی بھی تردید کرتے ہیں۔ کہ ہم دنیا کے سب مسلمانوں کو کافر کہتے ہیں۔ جیسا کہ ہمارے امام کی تعلیم ہے۔ ہم کسی ایک مسلمان کو بھی کافر نہیں کہتے۔ اور صرف انہی کو کافر کہتے ہیں۔ جو قرآن و حدیث کے رو سے کافر ہیں۔ مرزا یعقوب بیگ صاحب کا یہ لکھنا بھی غلط ہے۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ کے قدیم پیروان احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور سے تعلق رکھتے ہیں۔ خود حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے قدیم پیروان کی جو فہرست

اشاعت کی ہے اس میں سے بمشکل دس فیصدی اس انجمن سے تعلق رکھتے ہیں۔ باقی تمام قدیم پیروان اور علماء جماعت احمدیہ مع حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تمام خاندان اور بقیہ جماعت کے سلسلہ کے مرکز قادیان سے تعلق رکھتا ہے۔ اور احمدیہ انجمن اشاعت اسلام کے دو رُخہ رویہ کو نہایت ناپسند کرتا ہے ؛

ہماری انگریزی ترجمۃ القرآن کے متعلق دنیا کیا کہتی ہے

اخبار ایمپائر، کلکتہ اپنی ۲۲-جون ۱۹۱۶ء کی اشاعت میں رقمطراز ہے کہ ہمارے پاس قرآن شریف کے انگریزی ترجمہ کی پہلی جلد پہنچی - جسکو مترجموں کی ایک جماعت نے مرتب کیا ہے - چونکہ ایک معتبر ترجمہ کی ضرورت تھی - اسلیئے انجمن ترقی اسلام قادیان نے قرآن شریف کے انگریزی ترجمے کا کام جو مدتوں سے ادھوری حالت میں پڑا ہوا تھا - اپنے ہاتھ میں لیا ہے - اس ترجمہ کو انجمن تیس حصوں میں شائع کرنا چاہتی ہے پہلے اصل عربی عبارت - پھر وہی اصل انگریزی حروف میں - پھر ترجمہ اور آخر میں بے شمار نوٹ ہیں ؞

سول اینڈ ملٹری گزٹ لاہور رقمطراز ہے - کہ قرآن شریف کے پہلے پارے کی ایک جلد ہمارے پاس پہنچی - یہ ترجمہ حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ ثانی کی زیر نگرانی انجمن ترقی اسلام کی طرف سے شایع ہوا ہے - ترجمہ کے بعد بہت سے نوٹ ہیں - جو عربی عبارت پر اسلامی علوم الہیات کے مطابق روشنی ڈالتے ہیں - عربی عبارت اور ترجمہ اکٹھے شائع ہوئے ہیں - امید کیجاتی ہے کہ یہ ترجمہ ایک دیرینہ ضرورت کو پورا کرنے والا ہوگا - اور پڑھنے والے کو یقین دلا دیگا - کہ قرآن سراسر مسلسل ہے - ہر ایک آیت اپنی جگہ میں ٹھیک ٹکے ہوئے موتی کی طرح ہے - ترجمہ کی جامعیت اور نوٹوں کی صحت کے متعلق بغیر کوئی رائے ظاہر کرنیکے ہم وثوق سے کہہ سکتے ہیں - کہ اس کتاب کی تکمیل پر بڑی محنت صرف کیگئی ہے - اور کتاب چھپائی اور خوشخطی کے لحاظ سے بھی نہایت ہی اعلیٰ ہے ؞

ایسٹ اینڈ ویسٹ لنڈن سے لکھتا ہے کہ انجمن ترقی اسلام نے قادیان ضلع گورداسپور سے قرآن شریف کا بے نظیر ترجمہ شایع کیا ہے - نوٹ جو نیچے دیئے گئے ہیں اُن سے مطالب قرآن پر خوب روشنی پڑتی ہے اور قرآن شریف کے سمجھنے میں بڑی مدد دیتے ہیں - تمام کتاب غالباً تیس جلدوں میں شایع ہوگی ؞

مسٹر نوگاٹو مارسیلز سے لکھتے ہیں - کہ میں اس خوبصورت اور دلچسپ کتاب کو دیکھکر واقعی بہت خوش ہوں - کاش میں اپنی تمام تعطیلات میں اسکو فرانسیسی زبان میں ترجمہ کر سکتا - آپکا ہزار ہزار شکریہ ادا کرتا ہوں ؞

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم

اشاعت اسلام

برادران - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ - آپکو علم ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۱۹۰۲ء میں ریویو آف ریلیجنز - اُردو و انگریزی جاری کیا - اور اسکے اجراء کی بڑی بھاری غرض وہ غرض قرار دی جسکے لیئے اللہ تعالےٰ نے آپکو مبعوث فرمایا تھا جسے احادیث صحیحہ میں کسر صلیب کہا گیا ہے - اور تاکہ اسلام کا پاک اور منوّر چہرہ دُنیا کے سامنے پیش کیا جائے - کیونکہ عام مسلمانوں کا اسلام بہ سبب بعد زمانہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اصل اسلام نہیں رہا - اور اس زمانہ کے علماء اسلام کو دنیا کے سامنے بڑی گھنونی صورت میں پیش کرتے ہیں جس سے اسلام جیسے پیارے و محبوب مذہب کی طرف آنے اور اُسے قبول کرنیکے بجائے لوگوں کو نفرت پیدا ہو رہی ہے پس اس رسالہ کے ذریعہ حضرتؑ کی غرض دنیا کے سامنے اُس اسلام کو پیش کرنا ہے جو آپ آسمان سے لائے - اور اس مقصد کیلیئے ضروری ہے کہ نہ صرف ہندوستان میں بلکہ بلاد یورپ - امریکہ - آسٹریلیا اور براعظم افریقہ میں بھی اسکی اشاعت ہو - اُس خدا کے برگزیدہ مسیحؑ نے جسکی آمد کی خدا کے پہلے مرسلوں نے خوشخبری دی تھی - اور جس پر حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنا سلام کہا - اپنی جماعت کو ارشاد فرمایا تھا کہ اگر خدانخواستہ یہ رسالہ کم توجہی اس جماعت سے بند ہو گیا تو یہ واقعہ اس سلسلہ کے لیئے ایک ماتم ہوگا اسلیئے میں پورے زور کے ساتھ اپنی جماعت کے مخلص جوانمردوں کو اسوقت توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اس رسالہ کی اعانت و مالی امداد میں جہاں تک اُن سے ممکن ہو اپنی ہمت دکھلادیں - تا اشاعت اسلام کا کام خاطرخواہ ہوسکے - اور فرمایا کہ اگر تم اسقدر خدمت بجالاؤ - کہ اپنی غیر منقولہ جائداد دل کو اس راہ میں بیچ دو پھر بھی ادب سے دُور ہوگا کہ تم خیال کرو کہ ہم نے کوئی خدمت کی ہے - پھر فرمایا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ پر توکل کرکے پورے اخلاص اور جوش اور ہمت سے کام لیں کہ یہی وقت خدمت گذاری کا ہے - پھر بعد اسکے وہ وقت آتا ہے - کہ ایک سونے کا پہاڑ بھی اس راہ میں خرچ کریں تو اِسوقت کے پیسہ کے برابر نہیں ہوگا -

اور بعد اسکے فرمایا کہ اگر اس رسالہ کی اعانت کیلیئے اس جماعت میں دس ہزار خریدار اردو یا انگریزی کا پیدا ہو جاوے تو یہ رسالہ خاطر خواہ چل نکلیگا۔ اور میری دانست میں اگر بیعت کرنیوالے اپنی بیعت کی حقیقت پر قائم رہ کر اس بارہ میں کوشش کریں تو اسقدر تعداد کچھ بہت نہیں بلکہ جماعت موجودہ کی تعداد کے لحاظ سے یہ تعداد بہت کم ہے۔ پھر آپ فرماتے ہیں کہ یہ مت خیال کرو کہ تم کوئی حصہ مال کا دیکر یا کسی اور رنگ سے کوئی خدمت بجالا کر خدا تعالیٰ اور اسکے فرستادہ پر کچھ احسان کرتے ہو بلکہ یہ اُسکا احسان ہے۔ کہ تمہیں اس خدمت کے لیئے بلاتا ہے۔ ملاحظہ ہو اشتہار موسومہ ارشاد حضرت مسیح موعودؑ

پس آج اس درخت کی عمر خدا کے فضل سے پندرہ (۱۵) سال ہے اور سولھویں (۱۶) سال میں قدم رکھا ہے اور اسکی ٹہنیاں خدا کے محض فضل سے یورپ۔ امریکہ۔ آسٹریلیا وغیرہ تمام غیر ممالک میں پھیلی ہوئی ہیں۔ اور آج جو لنڈن۔ ماریشس۔ آسٹریلیا۔ سیلون اور مالابار۔ نائیجیریا۔ سیرالیون میں ہم سلسلہ احمدیہ کا قیام دیکھتے ہیں وہ اسی رسالہ کے طفیل ہے۔ اور اسلام کا وہ پاکیزہ مطہر اور چہرہ پیش کیا جا رہا ہے جسے محمد رسول اللہ صلعم اس سے پہلے دنیا کے سامنے پیش کر چکے ہیں۔ اور احمدیت جسے خدا کا مسیحؑ دنیا میں لایا یہی رسالہ پیش کر رہا ہے۔ لوگوں کے کانوں میں اسلام اور احمدیت کی آواز اسی نے پہنچائی۔ اور سعادتمندوں کے دل میں ایسا جوش و شوق بڑھا کہ آخر ان ملکوں میں مبلغ بھیجنے پڑے۔ اس رسالہ کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ نے دو امور رکھے تھے۔ اوّل **اشاعت** دوئم **اعانت**۔ اشاعت کا کام تو انجمن کے ذمہ اور اس کام میں اعانت قوم کے ذمہ لگائی۔ اشاعت کی غرض سے اب تک تین سو کے قریب انگریزی رسالہ غیر ممالک میں جا رہا ہے۔ رہا اعانت کا سوال اس کی نسبت افسوس کے ساتھ عرض ہے کہ قوم نے اپنے پیارے مسیحؑ کے ارشاد کی تعمیل نہیں کی۔ شروع شروع میں اکثر احباب نے اپنی طرف سے متعدد کاپیاں اپنے خرچ پر بھجوانی منظور کی تھیں مگر آہستہ آہستہ وہ اس بوجھ سے اپنے آپ کو سبکدوش کرتے گئے اور اب یہ حالت ہے کہ صرف پانچ سات مخلصین سے بمشکل دس بارہ پرچوں کی

قیمت وصول ہوتی ہے۔ اور دوسری مدات مثلاً بک ڈپو وغیرہ اس کو سہارا دے رہی ہیں۔ ہمارا ایمان ہے کہ مسیح موعودؑ کا جاری کردہ ریویو آف ریلیجنز ضرور جاری رہے گا۔ مگر اس کام کو موجودہ صورت میں جاری رکھنے میں مشکلات درپیش ہیں۔ ایک تو بوجہ جنگ اخراجات کاغذ وغیرہ پہلے سے بہت بڑھے ہوئے ہیں۔ دوم ریویو کی خریداری بہت کم ہے حالانکہ یہ شخصی پرچہ نہیں بلکہ اُس احمدی قوم کا آرگن ہے جو خدا کے فضل سے بڑی غیرت رکھنے والی اپنے فرض کو شناخت کرنیوالی اور اپنے پیارے امامؑ کے حکم کے سامنے سر تسلیم خم کرنیوالی قوم ہے۔ اسی قوم کا پندرہ سالہ عمر کا ایک ہی پرچہ ہو۔ اور اسکا کام بھی ملاحظہ کیا جاچکا ہو۔ پھر خریداری کی یہ حالت کہ کسی قومی یا شخصی پرچہ کی اتنی تھوڑی تعداد خریداری نہیں ہوسکتی۔ یعنی اُردو کی تعداد خریداران چھ سو کے قریب اور انگریزی کے تین سو تک۔ اور تین سو کے قریب قریب انگریزی پرچہ مفت غیر ممالک میں بھیجا جاتا ہے۔ کیسے افسوس کا مقام ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تو دس ہزار خریدار کا ارشاد فرماویں اور یہاں ہزار بھی نہیں۔ اگر خدانخواستہ کم توجہی اس جماعت کے سبب پرچہ عارضی طور پر بند ہوگیا تو پھر یہ احمدیوں کے لئے ماتم کا دن ہوگا۔ لہٰذا آپ لوگ توجہ فرماویں۔ اور اپنے پرچہ کو سنبھالیں۔ اور اپنی ذمہ واری کا احساس کریں۔ اعانت کے طریق حسب ذیل ہیں :۔

(۱) علاوہ خریداری ریویو کے ذی استطاعت اصحاب پہلے کی طرح اپنے خرچ سے حسب توفیق پرچے غیر ممالک میں جاری کرائیں ؂

(۲) ریویو سنگے جو خریدار نہیں وہ ضرور خریدار بنیں۔ اگر خود پڑھے لکھے نہیں۔ تو دوسروں سے پڑھا کر سنیں یا غیر استطاعت احباب کے نام جاری کرائیں ؂

(۳) جو خریدار ہیں وہ مہربانی فرماکر خریدار پیدا کریں۔ اور اگر ہر ایک خریدار اگر پانچ خریدار بہم پہنچانے کا ذمہ لے تو کوئی مشکل بات نہیں ؂

(۴) سیکرٹری صاحبان انجمنہائے مقامی اس امر کو اپنے احباب میں پیش کرکے خریدار پیدا کریں ؂

اگر احباب نے توجہ نہ کی تو اشاعت اسلام کے کام میں مشکلات کا سامنا ہوگا۔ یاد رہے کہ صرف یہی رسالہ ہے کہ جو حضرت مسیح موعودؑ کے کلمات طیبات۔ احمدیت اور زندہ اسلام انگریزی زبان میں غیر ممالک میں خدا کے فضل سے پیش کر رہا ہے اور آیندہ انشاءاللہ تعالیٰ پیش کر سکتا ہے۔ دس ہزار خریدار ریویو کے پانچ چھ لاکھ کی جماعت میں کوئی بڑی بات نہیں۔ آپ لوگ اگر کمر ہمت باندھ کر اُٹھ کھڑے ہوں اور مصمم ارادہ کر لیں کہ جس طرح ہو سکے حضرت مسیح موعودؑ فداہ ابی و امی کی خواہش پوری ہو جاوے تو اللہ تعالیٰ ضرور برکت دیگا۔ اللہ تعالیٰ آپ صاحبان کو اس کام کے کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین ؛

آخر میں مَیں یہ ظاہر کر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ صرف اس رسالہ کے لیئے ہی حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ خاص اپنے دست مبارک سے مضامین تحریر فرماتے ہیں جو کسی اخبار یا رسالہ میں نہیں ہوتے۔ چنانچہ حال ہی میں حضرت صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سوانح عمری تحریر فرمائی ہے۔ جو ریویو اردو میں چھپتی رہی ہے اور اب انشاءاللہ تعالیٰ انگریزی میں چھپے گی۔ ایسا ہی اسلام اور دیگر مذاہب کا بڑا مضمون جو حضرت خلیفۂ ثانی نے ایک بڑے جلسے کیلئے ارقام فرمایا تھا اور حضور کی کتاب تحفۃ الملوک کا ترجمہ اور قبولیت دعا کے طریق والا مضمون انگریزی میں نکلتے رہے ہیں۔ اور وہ سب غیر ممالک میں پہنچے ہیں۔ یہ مضامین کس قسم کے ہوتے ہیں پڑھنے سے پتہ لگتا ہے۔ کہ حضور نے خداداد فہم۔ علم اور طاقت سے اسلام اور احمدیت کو عجیب رنگ میں پیش کیا ہے جس سے دلوں کو تازگی اور ایمان کو ترقی حاصل ہوتی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیحؑ کے علاوہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب۔ حضرت مولوی شیر علی صاحب بی۔ اے۔ مولوی عطاءالرحمن صاحب ایم اے۔ مولوی ابوالہاشم خانصاحب ایم۔ اے۔ چودھری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے۔ اور ماسٹر محمد الدین صاحب بی۔ اے کے قلم سے نکلے ہوئے مضامین بھی ہوتے ہیں۔ پھر حضرت مسیح موعودؑ کی کتابوں سے ضروری مضامین کا ترجمہ کر کے دیا جاتا ہے جو ہمیشہ کیلئے مفید ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے دلوں میں خود ریویو کی اعانت کے لیئے تحریک فرماوے۔ آمین

وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العٰلمین چودھری فتح محمد افسر اشاعت اسلام

ٹیچنگز آف اسلام

پبلک کے دینی اور روحانی فائدہ مدنظر رکھ کر اور تبلیغ اسلام کا بڑا ذریعہ سمجھ کر اس کتاب یعنی اسلامی اصول کی فلاسفی (یا تقریر جلسہ اعظم مذاہب) انگریزی ترجمہ کر کے ولایت میں چھپوایا گیا ہے۔ اور اس کی بہت سی کاپیاں ولایت اور دیگر بلاد یورپ۔ امریکہ۔ جاپان وغیرہ میں مفت تقسیم کی گئی ہیں۔ اور کچھ کاپیاں فروخت کے لیئے یہاں بھی منگوالی گئی تھیں۔ یہ کتاب اس قابل ہے کہ ہر ایک انگریزی خوان مسلمان کے ہاتھ میں ہو۔ احباب خود بھی خریدیں اور تبلیغ اسلام کے لیئے چند کاپیاں خرید کر مفت تقسیم کر کے اس کا اجر اللہ تعالیٰ سے لیں۔ قیمت۔ بغرض توسیع اشاعت باوجود ۲۰۰ صفحہ اور عمدہ ولایتی کاغذ اور خوبصورت جلد کے بہت ہی تھوڑی رکھی ہے۔ یعنی صرف ۱۲؍ بے جلد کی قیمت ۱۲؍ محصول ڈاک اس کے علاوہ۔ اُردو کی قیمت ۵؍

ملنے کا پتہ۔ دفتر میگزین۔ قادیان ضلع گورداسپور

براہین احمدیہ مکمل چار جلد

حضرت اقدس مسیح موعودؑ مرزا غلام احمد صاحب علیہ السلام کی سب سے پہلی بے نظیر تصنیف جس میں تمام اسلامی اصولوں پر محققانہ بحث کی گئی ہے اور نہایت پُر زور عقلی اور نقلی دلائل کے ساتھ صداقت اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا منجانب اللہ ہونا ثابت کیا گیا ہے۔ اس کتاب کے جواب کے لیئے دس ہزار روپے کا انعامی اشتہار بھی دیا گیا تھا۔ مگر آج تک کسی مخالف اسلام کو جواب دینے کا حوصلہ نہیں ہوا۔ پہلے اس کتاب کی قیمت ۲۵؍ تھی مگر پبلک کے فائدہ اور ہمدردی کے خیال سے اب صرف ۶؍ کر دی ہے؛

درخواستیں دفتر میگزین قادیان ضلع گورداسپور آنی چاہئیں

Reg. No. L. 303

Digitized by Khilafat Library

عربی قاعدہ یسرنا القرآن مکمل

یہ قاعدہ کچھ دنوں سے فروخت ہوگیا تھا۔ اور پھر چھپنے تک اکثر لوگوں کی درخواستیں بلاتعمیل پڑی رہنے سے شائقین قرآن مجید کو بڑی تکلیف اُٹھانی پڑی۔ اب خدا کے فضل سے چھپکر دفتر میں پہنچ گیا ہے۔ اس لیئے وہ لوگ جو قرآن مجید پڑھانے کی خاطر اس بے نظیر قاعدہ کو خریدنا چاہتے ہیں وہ جلد درخواستیں بھیجدیں۔ اخراجات کے متعلق یہ عرض ہے کہ کاغذ کی سخت گرانی ہے آج ایک سال پہلے کی نسبت کاغذ کی قیمت اڑھائی گنے کے قریب زیادہ ہوگئی ہے۔ چنانچہ ۱۹۱۳ء میں دس ہزار قاعدہ کے سارے اخراجات کے لیئے چھ سو روپے کی منظوری تھی لیکن اب صرف کاغذ پر سوا چھ سو روپیہ خرچ آیا ہے۔ دیگر اخراجات لکھائی چھپائی وغیرہ علاوہ ازیں ہیں۔ اس لیئے اس دفعہ قاعدہ کی قیمت بجائے ۲ر کے ۳ر رکھنی پڑی ہے جو اس قاعدہ کی خوبیوں کے مقابل زیادہ نہیں ۔

ملنے کا پتہ۔ **دفتر میگزین قادیان ضلع گورداسپور**

شرح اُجرت اشتہارات ریویو آف ریلیجنز

میعاد	پورا صفحہ		نصف صفحہ		چوتھائی صفحہ		ایک سطر	
	انگریزی	اُردو	انگریزی	اُردو	انگریزی	اُردو	انگریزی	اُردو
سالانہ	لعہ	لعہ	دعہ	دعہ	دعہ	دعہ	سے ر	سے ر
ششماہی	دلعہ	دلعہ	دعہ	دعہ	عہ	عہ	عہ ۱۲ ر	عہ ۱۲ ر
سہ ماہی	دعہ	دعہ	عہ	عہ	لحہ ر	لحہ ر	عہ ر	عہ ر
ایک دفعہ	بے ۸ ر	بے ۸ ر	للعہ ر	للعہ ر	سے ر	سے ر	۸ ر	۸ ر

تمام درخواستیں دفتر میگزین قادیان ضلع گورداسپور آنی چاہئیں

باہتمام بھائی بہادر سنگھ منیجر و پرنٹر وزیر ہند پریس امرتسر میں صدر انجمن احمدیہ قادیان کیلئے چھاپا گیا۔

نوٹ: ریویو آف ریلیجنز 1917 کے جنوری کے شمارے
کے Page No.40,39,38,37 کسی بھی جگہ سے
نہیں مل سکے نہ فوٹو کاپی سے نہ شعبہ لیمینیشن سے اور نہ حوالہ
جاتی سیکشن سے۔ اس شمارے کی تقریباً چھ کاپیاں دیکھی گئی
ہیں ان تمام میں یہ Page نہیں مل سکے۔

آؤ لوگو کہ یہیں نور خدا پاؤ گے ۔ لو تمہیں طور تسلی کا بتایا ہم نے

خلافت لائبریری مملوکہ صدر انجمن احمدیہ
تاریخ اندراج
نمبر

ریویو آف ریلیجنز

دُنیا کے مذاہب پر ایک تنقیدی نظر

Digitized by Khilafat Library

خلافت لائبریری
نمبر
مملوکہ صدر انجمن احمدیہ

جلد (۱۶) بابت ماہ جنوری سنہ ۱۹۱۷ء نمبر ۱
مطابق ربیع الاول سنہ ۱۳۳۵ھ

فہرست مضامین

دنیا کا آئندہ مذہب	۱ - ۸
مسئلہ جہاد پر گفتگو	۹ - ۲۵
ترقی اسلام کی تبلیغی کوششیں	۲۵ - ۲۷
اخبار احمدیہ	۲۷ - ۲۹
حضرت فضل عمر خلیفۂ ثانی کا ارشاد	۲۹ - ۳۰
سالانہ جلسہ کے دو اہم ریزولیوشن	۳۰ - ۳۱
ہماری انگریزی ترجمۃ القرآن کے متعلق دنیا کیا کہتی ہے	۳۲
اشاعت اسلام	۳۳ - ۳۶

ریویو

قطراتِ عطر:۔ ایک جزو کا چھوٹا سا دلچسپ ٹریکٹ ہے جسے ماسٹر احمد حسین صاحب فرید آبادی مینیجر احمدیہ کمیشن بک ایجنسی قادیان نے اس جلسہ سالانہ کے موقعہ پر شائع کیا تھا۔ اسکے شروع میں بعنوانِ "لبابِ احمدیت" مختصر مگر موثر و عام فہم تبلیغ سلسلہ کی گئی ہے اور اسکے بعد "تریاق مارِ آستین" کی سرخی سے بیس باتیں ایسی وزندار و معنی خیز لکھی ہیں جن کا تسلی بخش جواب ہمارے غیر مبایع احباب شاید ہی دے سکیں۔ اس قابل ہے کہ باہمت احباب بہت بہت سی کاپیاں منگوا کر مفت تقسیم فرمائیں۔ قیمت صرف دو پیسے

ملنے کا پتہ احمدیہ کمیشن ایجنسی قادیان دارالامان

درویش جنتری ۱۹۱۷ء: یہ جنتری رسالہ رازو نیاز میرٹھ کا نوروز نمبر ہے جسمیں تقویم سالِ حال کے علاوہ بہت سی مفید و ضروری معلومات بڑی عمدگی و قابلیت سے جمع کیگئی ہیں۔ صوفیانہ رنگ اور اسلامی مذاق کے چند دلچسپ و سبق آموز مضامین اور وہ موثر نظمیں بھی درج ہیں۔ فہرست اخبارات و رسائل میں ریویو آف ریلیجنز۔ اور الفضل کا اڈیٹر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کو بتلایا گیا ہے جو غلط ہے۔ ایڈیٹر صاحب رازو نیاز ایک کارڈ بھیجکر ایڈیٹر الفضل و ایڈیٹر ریویو کے نام معلوم کر سکتے تھے۔ بہر حال جنتری فی الجملہ قابل قدر ہے حجم قریباً پچاس صفحے کلاں قیمت ۳ر

ڈاکٹر کی ہدایت

باٹلی والا کی ایک ایک گرین کونین کی گولیاں قیمت یکصد گولی ۱۲ر باٹلی والا کی دو دو گرین کی گولیاں قیمت یکصد گولی عہ ر باٹلی والا کا عرق جو روزانہ بخار۔ موسمی بخار اور زکام کے لیئے مفید ہے قیمت عہ ر باٹلی والا کی مقوی گولیاں جو چہرہ کی زردی ضعف اعصاب وغیرہ کو مفید ہیں قیمت عہ ر باٹلی والا کا دانتوں کا منجن نہایت مفید قیمت ۴ر باٹلی والا کا داد کا مرہم جو پھوڑے پھنسیوں کے لیئے مفید ہے قیمت ۴ر۔ تمام بڑی بڑی دوافروشوں کے یا ذیل پتہ پر مل سکتی ہیں

Dr. H. D. Batli wala and sons Dorly Bombay